هٰذا بلاغٌ للناس

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

ماہنامہ

البلاغ

جلد ۵۹ | شوال ۱۴۴۵ھ / مئی ۲۰۲۴ء | شمارہ ۱۰

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مجلس ادارت

مدیر مسئول: مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا راحت علی ہاشمی صاحب

نائب مدیر مسئول: مولانا محمد حنیف خالد صاحب

قیمت فی شمارہ اندرون ملک =/75 روپے

سالانہ زر تعاون =/750 روپے

بذریعہ رجسٹری =/950 روپے

بیرون ممالک: امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ اور یورپی ممالک 50 امریکی ڈالر

سعودی عرب، انڈیا، متحدہ عرب امارات، ایران اور بنگلہ دیش 40 امریکی ڈالر

بینک اکاؤنٹ نمبر: Title : Albalagh Urdu IBAN # : PK04MEZN009928 AC # : 9928-0100569829

زیر انتظام: مولانا جنید اشفاق انکی صاحب

معاون: فرحان صدیقی

monthlyalbalagh@gmail.com

+92 318 2735670

خط وکتابت کا پتہ

ماہنامہ البلاغ جامعہ دارالعلوم کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی ۷۵۱۸۰

+922135049774-6 / +922135123222

ناشر: محمد تقی عثمانی   پرنٹر: القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ترتیب

ذکر و فکر

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کا اساتذہ وطلبہ سے خطاب — حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ — ۰۳

آسان تفسیر قرآن

آسان تفسیر قرآن (تفسیر سورۃ الفاتحۃ) — محمد تقی عثمانی — ۱۹

مقالات و مضامین

نفلی صدقہ اور صدقۂ جاریہ (پہلی قسط) — حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحبؒ — ۲۳

کرپٹوکرنسی اور یورپی یونین کی "میکا" ریگولیشن (پانچویں قسط) — ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی صاحب — ۳۱

سیدی وسندی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں تلہ گنگ کا سفر (دوسری قسط) — مولانا معاذ اشرف صاحب — ۳۹

تحدیث نعمت امتحانات وفاق میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے شاندار نتائج — مولانا شمس الحق جعفر صاحب — ۴۳

آپ کا سوال

مولانا ڈاکٹر محمد حسان اشرف عثمانی صاحب — ۶۳

جامعہ کے شب و روز

مولانا راحت علی ہاشمی صاحب — ۶۷

نقد و تبصرہ

ابو معاذ — ۷۰

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

کا اساتذہ وطلبہ سے خطاب

حمد وستائش اس ذات کے لئے ہے جس نے اس کارخانہء عالم کو وجود بخشا

اور

درود وسلام اس کے آخری پیغمبر پر جنھوں نے دنیا میں حق کا بول بالا کیا

۲۸رشوال المکرم ۱۴۰۵ھ (۱۷رجولائی ۱۹۸۵ء) بدھ کے روز جامعہ دارالعلوم کراچی کے تعلیمی سال کے آغاز اور افتتاحِ بخاری کے موقع پر عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ نے طلبہ، اساتذہ اور منتظمین سے اہم خطاب فرمایا تھا جو بیش قیمت نصائح اور دینی مدارس کے لئے بہترین لائحہ عمل پر مشتمل ہے۔ اس لیے یہ خطاب ذیل میں پیش خدمت ہے۔۔۔۔(ادارہ)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

تمہید: الحمد للہ ثم الحمد للہ! ہماری زندگی کے لئے آج بڑی مبارک ساعت ہے۔ یہ بڑی عظیم سعادت ہے کہ ہم آج دارالعلوم کراچی میں صحیح بخاری شریف کا آغاز کر رہے ہیں۔ یا اللہ! درسِ حدیث کی یہ مبارک ساعت جو آپ نے ہمیں عطا فرمائی، جس میں ہم آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا اور

صحیح بخاری شریف کا آغاز کر رہے ہیں۔جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے اور اس کے بڑے فیوض و برکات قیامت تک کے لئے جاری کر دیئے ہیں۔ یا اللہ !اس کی برکات کا تمام پڑھنے والوں کو اور پڑھانے والوں کو مورد بنا دیجئے ، یا اللہ !شرح صدر فرما دیجئے ، یا اللہ !ایسے علوم عطا فرمایئے جو سب کے لیے باعث برکت و منفعت ہوں اور باعثِ سعادت دارین بھی ۔ پھر ان علوم کے مطابق توفیقِ عمل بھی عطا فرما دیجئے۔ یا اللہ! ہم دل سے دعا کرتے ہیں، ہماری دعا قبول فرمایئے۔

یا اللہ ! آج دارالعلوم کراچی کی تعلیم کا آغاز ہو رہا ہے۔آپ کی ہزاروں برکتوں کے ساتھ، ہزاروں حفاظتوں کے ساتھ، ہزاروں انعامات کے ساتھ، آپ ہی اعانت و نصرت فرمایئے۔ یا اللہ !ہمارے اساتذہ کے ایمان کو بھی اور ہمارے طالب علموں کے ایمان کو بھی زیادہ سے زیادہ اپنے کلام پاک کے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک کے انوار و تجلیات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق کامل عطا فرمایئے، ہر طرح کی خیر و برکت عطا فرمایئے، ہر طرح کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمایئے۔ یا اللہ ! خالصۃً اپنی رضا کے لئے توفیق اعمال عطا فرمایئے ، ایسے اعمال کی توفیق دیجئے جو آپ کے پسندیدہ ہوں جو آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوں۔ یا اللہ !اس پر ہر شخص کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمایئے۔ یا اللہ! دینی تعلیم کی خیر و برکت ہمیشہ پھیلتی رہے، اس کی تذکیر بھی ہوتی رہے۔ یا اللہ ! یہ سلسلہ ہر طرح کی توفیق کے ساتھ، اعانت کے ساتھ جاری رہے۔ یا اللہ !اساتذہ کو ، طالب علموں کو، منتظمین کو سب کو سعادت عطا فرمایئے، اخلاص نیت عطا فرمایئے۔ یا اللہ! جذبۂ عمل عطا فرمایئے، اپنی رضامندی کی توفیق عطا فرمایئے۔

میرے لئے یہ خوش نصیبی کی بات ہے اور آپ لوگوں کی محبت ہے کہ باوجود ضعف کے آپ لوگوں کے درمیان حاضر ہونے کی توفیق ہوئی اور یہ سعادت حاصل ہوئی ۔ میں آپ لوگوں کے حق میں دعا کرتا ہوں اور اپنے حق میں آپ لوگوں کی دعائیں چاہتا ہوں، میرے دل میں اس دارالعلوم کی عظمت بھی بہت زیادہ ہے اور محبت بھی ، مجھے آپ لوگوں سے ایک دلی لگاؤ ہے۔ مجھے بڑی مسرت ہے اور مجھے اس بات سے بڑی تقویت ہے کہ آپ سب حضرات میرا خیال رکھتے ہیں ۔ مجھ سے حسنِ ظن رکھتے ہیں، میں آپ لوگوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں ، اور آپ کی محبت کی قدر کرتا ہوں۔

دردِ دل کی چند باتیں: میں آپ سے کیا بات کروں؟ میں صرف چند باتیں درد دل کے ساتھ آپ لوگوں کے

سامنے پیش کرتا ہوں۔ پہلے بھی کئی بار عرض کر چکا ہوں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی مجھے توفیق دے کہ میں اخلاص نیت کے ساتھ آپ کے سامنے آپ سب کے فائدے کی باتیں عرض کرسکوں، میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلوب میں قابلیت اور صلاحیت دے کہ رشد و ہدایت کی باتیں سن کر ان پر عمل کریں۔

دینی درسگاہ معمولی چیز نہیں: دیکھئے ہمیں یہ ایک معمولی بات نظر آتی ہے، اور ایک رسم کی طرح محسوس ہوتی ہے کہ آج دارالعلوم کی تعلیم کا آغاز ہو رہا ہے، تمام خیر و برکات کے ساتھ، تمام نیک توقعات کے ساتھ، مگر درحقیقت یہ معمولی چیز نہیں، دینی درس گاہ معمولی چیز نہیں، یہاں اللہ کے کلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اشاعت ہوتی ہے۔ تعلیم ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑا مرکز ہے۔ بڑا بنیادی مرکز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تمام خیر و برکات کا ظہور ہوتا ہے۔ دین کی بقا اس سے ہے، دین کی حفاظت اس سے ہے۔ دین کی تبلیغ اس سے ہے، یہ دارالعلوم معمولی چیز نہیں ہے۔ اس کی قدر کرو یہ ایمانی شعائر کا ایسا مرکز ہے کہ جس کی مثال کہیں نہیں۔ دنیا بھر میں جانے کتنی درس گاہیں ہیں۔ جانے کتنے فنون ہیں۔ جانے کتنی رائج الوقت چیزیں ہیں۔ لیکن یہ دارالعلوم کی قسمت ہے کہ یہاں پر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یا اللہ! حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مقامات رفیعہ عطا فرما، درجات عالیہ عطا فرما کہ انہوں نے ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا خزانہ جمع کر دیا۔ یا اللہ! ان کی برکات ایمانی سے ان کے فیضِ روحانی سے، پڑھانے والوں کو، پڑھنے والوں کو قیامت تک سبھی کو فیضیاب و سیراب فرما۔

یا اللہ! اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جتنی بھی اس کتاب کے اندر برکات ہیں، رحمتیں ہیں ہمیں سب سے بہرہ ور فرما، طلباء کو بھی، اساتذہ کو بھی اور تمام حاضرین کو بھی۔

خالص نیت تمام عمر کا سرمایہ ہے: آج بخاری شریف کا افتتاح ہو رہا ہے، یہ کتاب بڑی بابرکت کتاب ہے بڑی خیر و برکت والی کتاب ہے، یہ ایمان و اسلام کی اساس و بنیاد ہے۔ اس کی ابتدا ایسی حدیث شریف سے فرما رہے ہیں جو نیت کے بارے میں ہے، اور نیت خالص ہماری تمام عمر کا سرمایہ ہے۔ نیت خالص ایک مومن کے ایمان کا جوہر ہے، یا اللہ! آپ نے جس بابرکت حدیث سے ابتدا کرائی ہے یا اللہ! اس کی اہلیت سب کو عطا فرمایئے ہماری نیتوں میں اخلاص عطا فرمایئے، یا اللہ! اس کے اثرات و ثمرات سے محروم نہ

فرمایئے۔

دعا کرو کہ یا اللہ! آج جو کام آپ کے نام سے شروع کیا جارہا ہے اس کو شرف قبولیت عطا فرمایئے، ہماری صلاحیتیں، ہماری استعدادیں سب ناقص ہیں۔لیکن ہماری نیت یہ ہے کہ یا اللہ! ہم آپ کے دین کو حاصل کریں گے۔ہم اہتمام سے یہ نیت کرتے ہیں، یا اللہ! اخلاص نیت کے برکات وثمرات ہمیں عطا فرمایئے۔اس کے ثمرات و برکات سے ہمیں مالا مال فرمایئے، یا اللہ! ہماری حفاظت فرمایئے، ہماری نیتوں کو درست فرمادیجئے۔ یا اللہ! جو علم بھی ہم حاصل کریں ہمارا مقصود اصلی آپ کی رضا ہو، ہمارا مقصودِ حیات آپ کی رضائے کاملہ ہو۔

آپ ہمارے خالق ہیں، رزاق ہیں سب ہی کچھ ہیں، ہم آپ کے بندے ہیں، آپ کی مخلوق ہیں، ہم کیسے حق ادا کریں؟ کس طرح حق ادا کرسکتے ہیں؟ ہماری کیا مجال ہے؟ یہ آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور طفیل ہے کہ وہ ہم کو بتا گئے ہیں۔انہوں نے اپنی عملی زندگی سے، اپنے ارشادات سے ہم پر واضح کردیا ہے کہ ایک بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے کس طرح ہوسکتا ہے؟ اور وہ تعلق کس طرح صحیح ہوگا احادیث نبوی تعلق مع اللہ پیدا کرنے کے لیے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمانیت، ان کی غفاریت، ان کے تمام اسمائے حسنیٰ سے ہمارا تعلق جوڑنے اور ان سب سے ہم کو متعارف کرانے کے لئے ہیں۔ان کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو معمور کرنے کے لئے ہیں۔

اخلاص حاصل کرنے کا طریقہ۔رجوع الی اللہ

اخلاص نیت کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے:

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جو کام ہو اس کی رضا کے لئے ہو، ہمارا ایک ایک لمحہ اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں گذرے۔اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرنے کا، ان کی معبودیت ورزاقیت کا حق ادا کرنے کا واحد، مستند ومعتبر طریقہ یہی ہے کہ ہم ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں۔آپ کے سامنے احادیث آئیں گی جو ہمارے لئے بڑی سبق آموز ہیں۔ ہماری زندگی کا سرمایہ ہیں۔یہ حدیثیں ہم کو بتائیں گی کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح

تعلق پیدا کر سکتے ہیں؟ اپنا حق عبدیت کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟ اس لئے آج بخاری شریف کی پہلی حدیث شریف اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ پڑھتے ہوئے سچے دل سے عہد کرو کہ ہم یہ درس اس نیت سے شروع کر رہے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں فرمایا جائے گا اپنی زندگی کو اس میں ڈھال لیں گے۔ اس کو اپنا جزوِ ایمان بنالیں گے، اس کو اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ بنالیں گے، اس نیت سے پہلی حدیث شریف پڑھو۔ خالص نیت شرط ہے۔

جب پڑھنے پڑھانے کے لئے بیٹھا کرو تو پہلے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرلیا کرو جیسے آج ابتدا میں رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْر اور رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ پڑھ لیا۔ اسی طرح رجوع الی اللہ کرلیا کرو اور یوں کہا کرو، یا اللہ! ہماری صلاحیتوں میں نقائص دور فرما دیجئے، ہمارے حالات درست فرما دیجئے۔ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائیے، یا اللہ! دین کے مقتضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیے اور تقاضائے عمل بھی پیدا فرمائیے اور ہمارے اعمال کو نفس و شیطان کے مکائد سے ہمیشہ بچائے رکھئے۔ ہر روز پہلے یہ دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرلیا کرو۔

تم کلام اللہ کیوں پڑھتے ہو؟ جانتے بھی ہو یہ کیا چیز ہے؟ یا صرف اتنا سمجھنا کافی ہے کہ یہ عربی زبان میں ہے۔ ہم اس کے تراجم پڑھتے ہیں، اس کے مطالب بیان کرتے ہیں۔ اس کا شان نزول بیان کرتے ہیں۔ آداب بیان کرتے ہیں۔ اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس کی تفاسیر بیان کریں۔ کیا اتنا سمجھنا کافی ہے؟ بلاشبہ یہ چیزیں بھی بنیادی ہیں، لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ کلام اللہ تو ایک مکمل ضابطہ حیات و ممات ہے۔ دنیا کے لئے بھی آخرت کے لئے بھی، یہ بتلاتا ہے، کہ ایک صاحب ایمان کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے؟ اس کے اوپر کون کون سے فرائض و واجبات ہیں؟ اور اس کی کون کون سی ذمہ داریاں ہیں؟ سب کا بیان اس کلام اللہ میں ہے، سب سے پہلے عقائد صحیح ہونے چاہئیں جب تک عقائد صحیح نہ ہوں گے توحید صحیح نہیں ہوسکتی آخرت کا یقین نصیب نہ ہوگا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہونی چاہئے۔ جب تک آپ سے محبت نہ ہوگی، ایمان غیر معتبر اور بالکل ناقص ہوگا۔ یہ ایمان کی بنیادی چیزیں ہیں، یہ چیزیں کیسے معلوم ہوں گی؟ کلام اللہ کے پڑھنے سے، احادیث کے پڑھنے سے، یہ آداب یہ طریقے، یہ علم، کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہی سے حاصل ہوں گے۔ غایت حیات ہماری یہی ہے کہ کلام اللہ اور کلامِ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو اپنا ضابطۂ حیات وممات بنائیں ، انسان اشرف المخلوقات ہے ، اس کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے ۔ عالم تعلقات میں کس طرح رہنا چاہئے ؟ کیا ضابطہ حیات ہونا چاہئے جو اس کے لئے دنیا میں بھی سرمایہ ہو اور آخرت میں بھی ؟ یہ سب کلام پاک اور احادیث شریفہ ہی سے معلوم ہوگا ۔

ایک دعا ہے بڑے کام کی "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" اے اللہ ! ہم کو وہ حسنات عطا فرما جو آپ کے علم میں ہیں اور وہ ہمارے لئے ضروری ہیں ، ہم حسنات کے محتاج ہیں ۔ یہ حسنات ہمیں کہاں سے معلوم ہوں گی ؟ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ سے ! حسنات کا کیا مفہوم ہے ؟ وہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے ، لیکن اصولی بات یہ ہے کہ ہم ایسی زندگی گذاریں کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے ، دنیا میں رسوائی سے بچیں رہیں اور آخرت میں عذاب سے محفوظ رہیں ، اسی لئے ارشاد ہے :

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کلام اللہ اور احادیث نبویہ پڑھنے پڑھانے کی یہی غایت ہے کہ ہم کو ضابطۂ حیات معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کن باتوں سے راضی ہوتے ہیں اور کن باتوں سے ناراض ؟ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں ہم پر خصوصی رحم فرما کر ہمیں شرفِ بشریت سے نوازا اور اشرف المخلوقات قرار دے کر ممتاز فرمایا ہے ، صرف اسی لیے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطۂ حیات اور ضابطۂ ممات کی تفسیر کرتے رہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو اپنے لئے عملی نمونہ قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرتے رہیں ۔ آپ کی حیات طیبہ اعمال صالحہ ہیں انہیں اختیار کرنا چاہئے ارشاد ہے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور ارشاد ہے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اعمال صالحہ کی ترغیب کس لئے دی ہے ؟ ہمارے فائدے کے لئے یا ہماری زندگیاں سنوارنے کے لئے ، اس لئے ہمیں اعمال صالحہ کو اختیار کرنا چاہئے ، لیکن کس طرح ؟ اتباع سنت کے ذریعے !

کلام اللہ اس لئے پڑھا جاتا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کے لئے اشرف المخلوقات کے لئے ایسا ضابطۂ حیات بنایا ہے جو اس کے لئے دنیا میں بھی سرمایہ ہے اور آخرت میں بھی ۔ پھر

سنت نبوی کے ذریعے اس ضابطہ حیات پر عمل کرنے کا طریقہ بتادیا اور اس کی حدود بتادیں۔

احادیث شریفہ کی جو کتابیں آپ پڑھتے ہیں ان کی غایت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جو احکامات ہمیں دیئے ہیں اور جو ضابطۂ حیات ہمارے لئے مقرر کیا ہے ہم اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں اور دنیا میں بھی سرخروئی حاصل کریں اور آخرت میں بھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کا، اس کی رحمتوں کا مورد بنیں، ارشاد ہے: وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

اگر تم نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو تم سرخرو ہوگے اور سب پر غالب ہوگے، کچھ پتہ چلا کہ ہماری تعلیم و تعلّم کا مقصود کیا ہے؟ اصل مقصد ہے ضابطۂ حیات کا معلوم ہونا، وہ کہاں سے معلوم ہوگا؟ کلام پاک سے، کس طرح اس پر عمل کریں؟ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوگا۔ یہی مقاصد ہیں ہماری تعلیم کے، یہی غایت ہے کلام اللہ اور کلام رسول ؐ پڑھنے کی۔

بہر حال کلام اللہ کی تفاسیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تعلیم و تربیت کی غایت آپ کے علم میں آگئی یعنی ضابطۂ حیات کا معلوم ہونا۔ اب آپ اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا حق ادا کریں۔ یعنی جو کچھ بھی پڑھیں، پڑھائیں اس پر عمل کرتے رہیں۔ یہ غایت الغایات ہے ہماری تمام علوم کی، پڑھتے پڑھاتے جاؤ سمجھتے جاؤ اور عمل کرتے جاؤ۔ ابھی طالب علمی کے زمانے ہی سے شروع کردو۔ پہلے اساتذہ ایسے ہی پڑھاتے تھے کہ ایک حدیث شریف پڑھائی، فوراً پوچھتے کہ بتاؤ اس کی غایت کیا ہے؟ اس کا مصرف کیا ہے؟ اور پھر اس پر عمل کرنے کا طریقہ بھی بتاتے، اس کی عملی تربیت بھی دیتے اور اس کی نگرانی بھی کرتے، اس طرح ایک وقت میں اساتذہ طلبہ کو شریعت کے احکام بھی بتادیتے تھے اور طریقت کے طریقے بھی سکھا دیتے تھے کہ یہ جو کچھ تم پڑھ رہے ہو اس کا تمہاری زندگی سے کیا واسطہ ہے؟ کس طرح تم اس کو استعمال کروگے؟ کس طرح اس کو اپنے اوپر منطبق کروگے؟ تاکہ تم خیر البشر اشرف المخلوقات کہلانے کے بجا طور پر مستحق ہوسکو اور لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ کا صحیح مصداق بن سکو۔

اعمال صالحہ کیا ہیں؟ کلام الٰہی کو ضابطۂ حیات بنانا اور اس پر عمل کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانا، یہ میں بار بار اس لئے دہرا رہا ہوں کہ دل نشین ہوجائے کہ تمام تعلیم وتعلّم کی غایۃ الغایات یہ ہے کہ ہم اللہ اور اللہ کے رسول کے کلام کو پڑھیں اور اپنے اوپر منطبق کریں اور اس طرح زندگی بسر کریں کہ ہمیں یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی رضائے کاملہ نصیب ہو اور آخرت میں بھی۔ انسان سے لغزشیں اور کوتاہیاں ضرور ہوتی ہیں۔ نفس وشیطان ضرور راہ میں حائل ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو، وہ ان تمام خرافات سے نجات عطا فرمادے گا۔

یاد رکھو! جب بھی قرآن وحدیث پڑھنے بیٹھو، یہ دعا کرکے پڑھا کرو کہ یا اللہ! یہ آپ کا کلام ہے، آپ کے نبی کا کلام ہے۔ ہماری استعداد ناقص ہے۔ یا اللہ! اس کلام کی برکت سے اس کلام کے انوار و تجلیات سے ہمارے ایمان کو منور فرمایئے اور ہمیں اپنی رضائے کاملہ کا مورد بنایئے۔ ہر روز یہ دعا کرلیا کرو۔

اس وقت میں نے جو غایت بتائی اس کو اساتذہ اور طلبہ سب پیش نظر رکھیں۔

حقیقی کامیابی عمل کرنے میں ہے: کلام اللہ اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی چیز نہیں ہیں۔ کوئی مخلوق ان کا تحمل نہیں کرسکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی قدرت سے ہمارے اندر اس کا تحمل پیدا فرمادیا۔ ورنہ انسان کے بس کی بات نہیں تھی کہ وہ اس کا تحمل کرسکتا۔ یاد رکھو! ہر چیز کے کچھ آداب ہوا کرتے ہیں مثلاً نیت کی درستگی ہر عملِ صالح کی لازمی شرط ہے۔ بخاری شریف کی پہلی حدیث میں یہی اشارہ دیا گیا ہے۔ جب تک تمہاری نیت خالص نہیں ہوگی۔ تمام اعمال بیکار ہیں۔ نیت کی درستگی کے ساتھ اگر کوئی عمل صالح کیا تو ضرور اس کا فائدہ پہنچے گا۔ نیت کی درستگی کے لئے ضروری ہے کہ جو کچھ لکھنا ہو خالصۃً للہ ہو، عمل کرنے کے لئے ہو، تمہارے ایمان اور تمہاری روح پر اس تعلیم کا اثر جب ہی ہوگا جب تم یہ نیت کرکے پڑھوگے کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ عمل ہی کے لئے سب کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ ترجمہ کردینا، تفسیر کردینا بذات خود مقصود نہیں، تفسیر، تشریحات وغیرہ تو ذہن نشین کرانے کے لئے ہیں، وہ بھی ضروری ہیں۔ لیکن مقصود نہیں، غایۃ الغایات عمل کرنا ہے۔ جب تک عمل نہیں کروگے کامیاب نہیں ہوگے۔

اس لئے سب نیت کرو کہ یا اللہ! آج ہم نے ایک مبارک حدیث شریف سے افتتاح کیا ہے۔ ہماری

نیتوں میں خلوص عطا فرمائیے،قابلیت عطا فرمائیے۔عمل کی توفیق عطا فرمائیے۔دنیا میں ہم سے راضی رہئے۔رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اساتذہ کا ادب کرنے والے سعادت مند ہوں گے: اساتذہ کرام کا ادب و احترام بڑا ضروری ہے۔جب تک ان کا ادب و احترام نہ کروگے،ان سے محبت نہ کروگے کچھ حاصل نہ ہوگا۔وہ تم کو ایسی چیز عطا فرما رہے ہیں جو تمہاری استطاعت سے باہر تھی،یہ ان کی شفقت اور محبت ہے کہ تمہیں درس دے رہے ہیں،نہایت ادب کے ساتھ سنو،اور ان کا ادب واحترام کرو،ان کی عزت کرو،کیونکہ وہ تم کو بہت بڑی نعمت کا حامل بنا رہے ہیں۔جب تک ان کی عزت نہیں کروگے اس وقت تک صحیح علم حاصل نہیں ہوتا۔جو طالب علم اساتذہ کا ادب کریں گے وہی ہونہار ہوں گے،وہی صاحب سعادت ہوں گے،وہی صاحب اقبال ہوں گے۔

اساتذہ کی ذمہ داری: دوسری بات اساتذہ سے متعلق ہے،اساتذہ کے پاس اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی بہت بڑی امانت ہے جو وہ طالب علموں کی طرف منتقل کر رہے ہیں۔ان کو بھی اسی طہارت کی ضرورت ہے،اس نیت اور اخلاص کی ضرورت ہے،اسی ادب کی ضرورت ہے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ پر فائز کیا ہے کہ اخلاص نیت کے ساتھ،جذبۂ ایثار کے ساتھ،محبت کے ساتھ،شفقت کے ساتھ ،پدرانہ محبت کے ساتھ،اللہ اور اللہ کے کلام کو طالب علموں کی طرف منتقل کریں،اپنے طالب علموں سے ایسی محبت ہونی چاہئے جیسی اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔ان کو اولاد سمجھیں اور اولاد جس طرح جسمانی تعلق رکھتی ہے اسی طرح شاگرد کا بھی ایک روحانی تعلق ہے ایمانی تعلق ہے۔اس لئے اساتذہ کو بڑا اہتمام کرنا چاہئے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ شفقت کا،محبت کا،دل سوزی کا،ایثار کا معاملہ کریں،یہ ان کی ذمہ داری ہے جب درس دینے کے لئے آئیں تو خوب مطالعہ کر کے آئیں،شرح صدر کے ساتھ آئیں،اس کے بغیر درس کے لئے نہ آئیں۔

ایک واقعہ ضمناً یاد آ گیا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ درس دیا کرتے تھے ،ایک دن آ کے بیٹھے اور فرمایا کہ میں آج درس نہیں دوں گا کیونکہ میں تیار ہو کے نہیں آیا۔اس درس کا میں نے مطالعہ نہیں کیا۔حالانکہ وہ بہت بڑے جیّد عالم تھے،بغیر مطالعہ کے بیان کر سکتے تھے،لیکن اس کو انہوں نے خیانت سمجھا کہ مطالعہ کے بغیر سبق پڑھائیں۔

تو بھی جب تک اساتذہ بھی اس قدر احتیاط نہ کریں گے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ برکت اس میں جب ہی ہوگی جبکہ ان کے قول میں ان کے ارشادات میں ان کی تشریحات میں اخلاص نیت ہوگا، جذبۂ ایثار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہوگی۔

اساتذہ کو بھی اپنے طالب علموں کے ساتھ پدرانہ محبت وشفقت، دلجوئی اور دل سوزی کا معاملہ کرنا چاہئے اور طالب علموں کو بھی اپنے اساتذہ کی اپنے باپ سے زیادہ عزت کرنی چاہئے۔ میں نے بتایا ہے کہ ایک جسمانی عظمت ہوتی ہے اور ایک روحانی اور ایمانی، طلبہ کا اساتذہ کے ساتھ جو رشتہ ہے وہ روحانی رشتہ ہے، ایمانی رشتہ ہے، اور جسمانی رشتہ سے بڑھ کر ہے، اس لئے اساتذہ کرام کے ادب کا طلباء کو خاص اہتمام کرنا چاہئے، ایسا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کامیابی ہوگی، ہمیشہ مقصود حاصل ہوگا، درسگاہ اور تعلیم وتعلّم کے جو مقاصد ہیں وہ یہی ہیں کہ فطرتِ انسانیہ انسان کو حاصل ہوجائے۔ اللہ اور اللہ کے رسول سے صحیح تعلق ہوجائے۔ اس کی یہی تدبیریں ہیں جو ہم نے بتائیں یعنی طہارت وادب۔

منتظمین کو چاہئے کہ طلبہ کی آسائش وآرام کا خیال رکھیں: منتظمین سے بھی مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ آپ منتظمین ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو حسن انتظام کی توفیق دے۔

حسن انتظام بہت بڑی چیز ہے، حسنِ انتظام سے سب کو راحت رہتی ہے، اپنے آپ کو بھی راحت رہتی ہے۔ پوری برادری کو راحت رہتی ہے، ایسے انتظامات ہونے چاہئیں کہ کوئی تکلیف نہ ہو، دوسروں کے لئے کوئی دشواری نہ ہو، یہاں یہ سب مہمانانِ رسول ہیں۔ طالب علم ہیں، منتظمین کو چاہئے کہ ان کی آسائش کا آرام کا خیال رکھیں۔

دارالعلوم کے احاطے کے اندر رہو: طالب علموں کے لئے ایک اور اہم نصیحت ہے کہ خبردار! جب تک طالب علم ہو، دارالعلوم کے احاطے کے اندر رہو، اپنی دینی علمی کتابوں کے علاوہ غیر چیزیں تمہارے سامنے نہ آئیں۔ اخبارات ہیں، ریڈیو ہیں، رسالے ہیں، جانے کیا کیا چیزیں ہیں، یہ تمہارے سامنے نہ آئیں، یہ چیزیں ہرگز تمہارے سامنے نہ آنی چاہئیں۔ یہ سب چیزیں مضر ہیں۔ ان سب میں سمّیت (زہر) ہے۔ دل ودماغ کو خراب کردینے والی، ماؤف کردینے والی چیزیں ہیں۔ بس تندہی کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول کے کلام کو

پڑھتے رہو،نماز باجماعت کی پابندی کرو۔ادعیہ ماثورہ کا اہتمام کرو اور خبردار غیر متعلق چیزوں کی طرف توجہ نہ دو،بس اپنی طرف توجہ رکھو،آج کل کا ماحول اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، بڑا شر انگیز ہے، میں اساتذہ سے بھی اور طلبہ سے بھی کہتا ہوں کہ اس دارالعلوم کی چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے ہرگز نظر نہ ڈالنا کہ باہر کیا ہو رہا ہے؟ کہاں کہاں کون سی انجمنیں اور بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں؟ خبردار ان انجمنوں اور جماعتوں کا تم سے کوئی تعلق نہیں،تم اپنی توجہ اپنی حدود کے اندر رکھو،اپنی صلاحیتیں تعلیم وتعلّم اور درس وتدریس میں صحیح طور پر صرف کرو۔

خبردار! باہر بڑے فتنے ہیں ،دین کے فتنے ہیں،جماعتیں اور انجمنیں قائم ہو رہی ہیں،اسلام کے نام پر،ایمان کے نام پر پارٹیاں بن رہی ہیں،تم کو ہرگز ان کے قریب نہ جانا چاہئے،خبردار ان کی طرف کبھی بھی نظر نہ ڈالنا۔اساتذہ بھی اپنی اپنی صلاحیتیں ان کاموں میں صرف کریں،جن کے لئے انہیں مقرر کیا گیا ہے۔دارالعلوم کی چار دیواری کے اندر رہیں۔باہر ہزاروں فتنے ہیں ،دین کے نام پر فتنے برپا ہو رہے ہیں ۔ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے ،ہم کسی پر اعتراض نہیں کرتے ،ہم اپنے دارالعلوم کی خیر چاہتے ہیں ،ہم اپنے مذہب اور دارالعلوم کی چار دیواری سے ہرگز نہیں نکلیں گے ،جب تک فارغ نہ ہوں۔ آپ کیوں ان چیزوں میں حصہ لیں؟ کیا آپ خدائی فوجدار ہیں؟ آپ کے اوپر وحی آئی ہے کہ دنیا بھر کی اسلامی ذمہ داریاں آپ اٹھاتے پھریں؟ آپ سوچتے ہوں گے کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے عالم ہونے کی وجہ سے یہی تقاضا ہے کہ اہل حق کی نمائندگی کرنی چاہئے ،اہل حق کو اگر رسوخ نہ ہوگا تو باطل غالب آجائے گا،بڑی اونچی سوچ ہے،بھئی تم کون ہوتے ہو باطل کو روکنے والے؟ حق کو غالب کرنے والے؟ کیا تم خدائی فوجدار ہو؟ تم اپنے مدرسے کا اور کتابوں کا حق ادا کرو، جو تمہارا شعبہ ہے،اس شعبہ میں کام کرو، یہ کام دوسروں کو کرنے دو،اپنے شعبہ کو چھوڑ کر دوسرے شعبوں کے کام اپنے ذمے لوگے تو اس شعبہ سے بھی جاؤ گے،خبردار! میری نصیحت ہے کہ آج کل کی سیاست کی طرف طلبہ واساتذہ ہرگز نظر نہ ڈالیں ۔آج کل کی سیاست کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے۔

دنیا کا ہر کام آپ کے ذمہ نہیں ہے: عام طور سے کہا جاتا ہے کہ اگر ہم خاموش رہیں گے تو اہل حق کی نمائندگی کون کرے گا؟ اہل حق کو حق بھی تو پہنچانا چاہئے ، باطل زور کر رہا ہے،اگر ہم بھی خاموش رہے تو حق پر باطل غالب آجائے گا۔کیا آپ خدائی فوجدار ہیں کہ دنیا کا ہر کام آپ کے ذمہ ہے؟ پس جس منصب تک پہنچ

گئے ہو اس کا حق ادا کرو، اسلامی سیاست کا منصب بھی بہت سے واعظین و مبلّغین اور مصنفین و مولفین نے اختیار کر رکھا ہے، یہ ان کا مذاق ہے، ان ہی کو کرنے دیجئے۔ آپ اپنے شعبہ کو سنبھالئے، اگر آپ میں قوم و ملّت کی خیر خواہی کا بہت ہی زیادہ جذبہ ہے تو دارالعلوم کی چار دیواری سے باہر چلے جایئے اور حصہ لیجئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ جس کام پر مامور ہیں اس کو بھی کریں اور دوسرے کاموں کو بھی سنبھالیں۔ ایک صلاحیت سے دو جگہ کام نہیں ہو سکتے۔ ایک صلاحیت ایک ہی جگہ ہوسکتی ہے۔ اور اس صلاحیت میں ترقی اور برکت جب ہی ہوگی جب آپ ایک ہی شعبہ میں لگے رہیں، اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں آپ لوگوں کے سامنے، باہر سے چاہے جتنے مطالبات اسلام اور دین کے نام پر آئیں، آپ کو ان سے تعلق نہیں ہونا چاہئے آپ اس کے ذمہ دار نہیں کہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے چار دیواری پھاند کر چلے جائیں اور وہاں جا کے حق ادا کریں بھئی سیاست سے آپ کو کوئی مس نہیں، کوئی مناسبت نہیں، اس لئے اگر آپ نے میری بات پر عمل نہ کیا تو ہمیشہ دھوکا ہوگا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ بھئی ہم خاموش کیسے رہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہم کو علم دیا ہے، اس وقت ضرورت ہے حق کی حمایت کی۔ یہ محض شیطانی وسوسہ ہے، ہرگز ہرگز آپ سے اس کا مطالبہ نہیں۔ آپ سے مطالبہ یہ ہے کہ جو صلاحیت آپ کو دی گئی ہے اس کو صحیح استعمال کریں۔ چار دیواری کے اندر رہ کر آپ جو خدمت کر سکتے ہیں کریں، درساً یا تحریراً، اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ ہزار کوئی آپ کو مدعو کرے کہ یہ انجمن ہے وہ انجمن ہے، کسی انجمن میں شریک نہ ہوں، ہماری انجمن ہمارے ساتھ ہے، ہماری انجمن کوئی معمولی انجمن نہیں؟ یہ انجمن اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی بنیادی انجمن ہے، اس کی تعلیم کی درس و تدریس کی انجمن ہے۔ ہم اس کا حق ادا کرتے ہیں، خبردار! کبھی سیاست کی طرف نظر نہ اٹھانا، ٹھوکر کھا جاؤ گے۔

میری نصیحت یاد رکھنا، اس سلسلہ میں اللہ میاں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا، جب انہوں نے تم میں اس کی صلاحیت ہی نہیں رکھی تو مواخذہ بھی نہ ہوگا۔ اگر ایک شخص آپ کا باورچی ہے تو آپ اس سے یہ مواخذہ نہیں کر سکتے کہ تم نے آج صفائی کیوں نہیں کی؟ کپڑے کیوں نہیں دھوئے؟ دارالعلوم ہی کو لیجئے، جو لوگ مطبخ میں کھانا پکاتے ہیں، ان سے یہ مواخذہ نہیں کیا جاسکتا کہ تم نے سبق کیوں نہیں پڑھایا؟ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ چاہے جتنی جماعتیں قائم ہوں تمہیں کسی کی طرف جانے کی ضرورت نہیں، اس کے علاوہ بہت سی انجمنیں اور جماعتیں صرف یہ چاہتی ہیں کہ کچھ ایسے لوگوں کو بھی ساتھ لے لیں جن سے ان کا وقار بڑھ جائے، کچھ ان

کی پشت پناہی ہوجائے، اس لئے وہ چاہتی ہیں کہ فلاں مولوی صاحب کو شامل کرلیں۔ وہ جماعتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ان سے ہماری جماعت میں تقویت پیدا ہوجائے گی۔ وہ تمہارے علم سے کچھ اخذ نہ کریں گے بلکہ اپنا اثر ضرور تم پر ڈال دیں گے۔ میں خیر خواہی سے، محبت سے نصیحت کر رہا ہوں کہ خبر دار سیاست کی طرف نہ جانا، ہماری سیاست درس و تدریس ہے، تصنیف و تالیف ہے، میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو داعیہ آپ کے دل میں پیدا ہو رہا ہے کہ سیاست کے ذریعے خدمتِ اسلام کی جائے وہ سوائے نفسانیت کے کچھ نہیں، آپ میں سے جس میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوگا وہ محض نفسانی ہوگا ایمانی نہیں، الاّ ماشاء اللہ۔

ہاں اگر حکومت کسی دینی معاملے میں مشورے کے لئے دار العلوم کے علماء یا کسی اور عالم کو طلب کرے تو حق کی وضاحت کے لئے ضرور جانا چاہئے اور جا کر شریعت کا حکم واضح کر دینا چاہئے۔ لیکن اگر حکومت کی طرف سے کسی ایسی کمیٹی کا رکن بننے کی دعوت دی جائے جس میں ارکان کی اکثریت عظمتِ دین سے غافل اور دین کے معاملے میں تاویل کوشی ہو اور وہاں جا کر اس بات کا خطرہ ہو کہ اہل حق کا وقارِ دینی مجروح ہوگا یا خدانخواستہ دوسروں کی تاویل کوشی میں خود کو حصہ دار بننا پڑے گا تو ایسی رکنیت کو ہرگز قبول نہ کیا جائے اور ایسی صورت میں اپنے فرائض منصبی کے مشاغل کثیرہ اور ایسے کام کی عدم صلاحیت و نااہلیت کا عذر کافی ہے۔

درس و تدریس کے علاوہ تبلیغ و اشاعت کا کام بھی کریں: البتہ ایک بات آپ کے مقاصد میں داخل ہے، اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے یہاں ایک شعبہ کھول لیں جو درس و تدریس کے علاوہ تبلیغ و اشاعت کا کام کرے، آپ کہتے ہیں کہ مکروہات پھیلے ہوئے ہیں اور اسلام کے خلاف سازش ہو رہی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے، قلم دیا ہے اور زبان دی ہے، زبان سے آپ وعظ و نصیحت کیجئے، قلم سے آپ مضامین لکھئے، دینی ماہناموں میں اور اخبارات میں شائع کر دیجئے، بس اتنا کافی ہے ہمارے حضرت کا یہی طریقہ رہا ہے کہ جہاں کوئی مسئلہ درپیش ہوا مضمون لکھ دیئے، رسالہ لکھ دیا، اور شائع کرا دیا۔

آج سے اساتذہ، طلبہ اور منتظمین سب کے سب یہ عزم کرلیں کہ اپنے بزرگوں کی روش پر چلتے رہیں گے اور اپنے نصب العین پر اپنی فطری صلاحیتوں کے ساتھ قائم رہیں گے اور دار العلوم کو ایک معیاری اور مثالی دار العلوم بنائیں گے۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

اخلاقیات کیلئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ وملفوظات پڑھ کر سنائیں

ایک خاص و اہم بات اور قابل عرض ہے۔حضرات منتظمین اور اساتذہ کرام کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اخلاقیات جو دین کا ایک اہم بنیادی شعبہ ہے۔اس طرف ضرور اپنی خصوصی توجہات مبذول فرمادیں،یعنی درستی و پاکیزگی اخلاق خود بھی اہتماماً عمل کریں اور طلباء کو بھی اس کی اہمیت کی تعلیم دیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر روزانہ اس کے لئے وقت نہ ہو تو کم از کم ہفتہ وار مثلاً جمعہ کے دن،یا کسی اور دن،ناظم اعلیٰ جو مناسب سمجھیں مقرر کرلیں کہ کچھ دیر کے لئے خواہ ایک گھنٹہ ہی کیوں نہ ہو طلباء کو جمع کرلیا کریں،اگر اساتذہ بھی اس میں شریک ہوں تو اور بھی زیادہ مناسب ہے۔ناظم اعلیٰ خود یا کسی استاد کو اس کام کے لئے مقرر فرمائیں اور اس موقع پر کوئی کتاب جو اخلاقیات پر مشتمل ہو،پڑھ کر سنائیں اور اس کی تشریح کردیا کریں۔اس موضوع پر حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر تصانیف،مواعظ وملفوظات طبع شدہ موجود ہیں۔مثلاً تبلیغ دین،حیٰوۃ المسلمین،جزاء الاعمال،اصلاح المسلمین،اخلاقیات پر مشتمل مواعظ وملفوظات جو نہایت سبق آموز اور بصیرت افروز ہیں،ان کو سنا کر معمولی تشریح کرنا کافی ہے،تجربہ شاہد ہے کہ بہت ہی نافع اور داعی عمل ثابت ہوتے ہیں اور درسی تعلیم کی روح رواں ہیں۔

منتظمین اور اساتذہ آپس میں محبت اور تکریم کے ساتھ رہیں: اب میں ایک نہایت اہم اور سنگین ضرورت کی طرف حضرات منتظمین اور اساتذہ کو خصوصیت کے ساتھ متوجہ کرنا چاہتا ہوں،وہ ہے آپس میں ہم آہنگی اور خلوص و ایثار کی قابل قدر ضرورت،جس پر دارالعلوم کا وقار اور اعتبار منحصر ہے۔

خوب یاد رکھئے اور حرز جان بنائیے کہ آپ کا تعلق اور دارالعلوم سے نسبت آپ کا کوئی نجی اور ذاتی معاملہ نہیں ہے،آپ کا تعلق دین کے ایک معظم ومحترم ادارے اور درس گاہ سے ہے،اس لئے اس کا پاس و ادب ملحوظ رکھنا آپ کا فرض ہے،دیکھئے اگر کسی میں کوئی اختلاف پیدا ہوجائے تو فوراً نیک نیتی کے ساتھ جلد از جلد آپس میں مل کر اس کو رفع کرلیا جائے،خواہ یہ اختلاف اساتذہ کے درمیان ہو یا اساتذہ اور منتظمین کے درمیان ہو ایک دوسرے کے ساتھ بدگمانی رکھنا یا شکوہ و شکایت کا تدارک بالمشافہ جلد نہ کرلینا،یہ یقیناً خباثت نفس ہے اور نہایت مذموم ہے اور انجام کے لحاظ سے شر انگیز ہے اور عاقبت سوز ہے اور عاقبت میں اندیشہ ہے کہ قابل

مواخذہ ہے۔سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ دارالعلوم کی چار دیواری کے باہر رُسوائی اور بدنامی کا باعث ہے اور یہ اساتذہ اور منتظمین کے وقار پر بہت بدنما داغ ہے۔

اس لئے میں نہایت دلسوزی کے ساتھ اور اپنا حقِ تعلق ادا کرنے کے لئے یہ بات آپ حضرات کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔امید ہے کہ آپ سب اس کو اپنا شعارِ زندگی بنائیں گے۔ممکن ہے کہ پھر کوئی اور آپ کو اس لب ولہجہ سے مخاطب نہ کرے۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند　　جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

(جانِ من! نصیحت غور سے سن، کیونکہ ہر سعادت مند جوان بزرگِ دانا کی نصیحت کو جان سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہے)

دعاء: دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دولتِ تقویٰ اور صفائی قلب سے بہرہ اندوز رکھیں، اور اپنی یاد اور اپنے ذکر سے ہمیشہ معمور فرمائیں۔آمین۔

اب دعا کرلو کہ:

یا اللہ! ہمارے بزرگوں کو درجاتِ رفیعہ عطا فرمایئے۔یا اللہ! ان کے اخلاصِ نیت کو بارآور فرما دیجئے، ان درس گاہوں کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ فرمایئے۔

یا اللہ! دارالعلوم کی ہر طرح نصرت فرمایئے، ہر طرح اعانت فرمایئے، اس کو ہر طرح کی ظاہری وباطنی برکتیں عطا فرمایئے، ہر طرح کے ظاہری وباطنی فتنوں سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! دارالعلوم کو کسی کا محتاج نہ بنایئے۔یا اللہ! دارالعلوم کے اساتذہ، طلبہ، منتظمین، ملازمین اور ان کے متعلقین کو ہر طرح کی عافیت سے نوازیئے۔

یا اللہ! اس کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کی قبر کو انوار وتجلیات سے بھر دیجئے، ان کو مقاماتِ عالیہ رفیعہ عطا فرمایئے، یہ دعائیں اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ قبول فرمالیجئے۔

یا اللہ آپ نے ایمان کی دولت دی ہے عمل صالح کی توفیق بھی دیجئے، ہمیں نفس وشیطان کے مکائد سے

محفوظ رکھیے، دنیا بھر کے فتنوں سے محفوظ رکھیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْاَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَاحَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

یا اللہ! ہمارا ماحول شیطانی ہے، ہمارا ماحول کافرانہ ہے ہماری مدد فرمایئے، ہمیں برے ماحول سے بچا لیجیے۔

رَبَّنَالَاتُزِغْ قُلُوْبَنَابَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

یا اللہ! آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع دعا ہے وہ ہم آپ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، یا اللہ! اس کو ہمارے حق میں ہمارے اہل وعیال کے حق میں اور سب کے حق میں قبول فرمالیجیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَاتَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَاتُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا. اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ وَلِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

یا اللہ! سب کو عافیت کاملہ عطا فرمایئے، سب کو تندرستی عطا فرمایئے، ہمارے اہل وعیال کو، ہمارے دوست واحباب کو سب کو تندرست رکھیے۔

میرے لئے بھی دعا کیجیے، کہ اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی عطا فرمائے اور عافیت کاملہ عطا فرمائے۔ یا اللہ! نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل ہماری دعائیں قبول کر لیجیے۔

آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆☆☆

محمد تقی عثمانی

آسان تفسیر قرآن

تفسیر سورۃ الفاتحۃ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہونے کی پہلی دلیل

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کے بعد اگلا لفظ﴿رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ہے، جس کا مطلب ہے'' تمام جہانوں کا پروردگار۔'' اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ پہلے جملے کی دلیل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے معنیٰ ہوئے کہ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں، گویا کہ یہ ایک دعویٰ ہے اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس کی دلیل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام تعریفیں بالآخر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کیوں ہیں؟ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں بتایا گیا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے اس لئے ہیں کہ وہی تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تمام جہان اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ نہ صرف پیدا کیے ہوئے ہیں، بلکہ ان کی پرورش بھی وہی کر رہا ہے۔

ایک تو ہوتا ہے پیدا کرنا اور ایک ہوتا ہے اس کی پرورش کرنا۔ پرورش کرنے کے معنیٰ یہ ہوتے ہیں کہ زندگی کے ہر لمحے میں کسی کو جس چیز کی بھی ضرورت ہے، وہ مہیا کی جائے۔ اسی بنیاد پر﴿رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ کے معنیٰ یہ ہوئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام جہانوں کو پیدا بھی کیا ہے اور پیدا کرنے کے بعد ان تمام جہانوں کو جس جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، اس چیز کی فراہمی کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے۔ اسی مضمون کو قرآنِ کریم میں دوسری جگہ یوں ذکر کیا گیا کہ:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا(۱)

(۱) سورۃ ھود(۱۱): آیت(۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ نے اپنے ذمے نہ لے رکھا ہو، وہ اس کے مستقل ٹھکانے کو بھی جانتا ہے اور عارضی ٹھکانے کو بھی۔

وہ ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے اور اس کی جگہ پر پہنچاتا ہے۔ پس رب وہ ہے جو پیدا کردہ چیز کی مصلحت کی خاطر، اُس کی حکمت کی خاطر، اُسے فائدہ پہنچانے کے لیے اور اُس کی خیر خواہی کے پیشِ نظر ایسے اقدامات کرے جن کی اس کو ضرورت ہے۔ چونکہ باری تعالیٰ بھی تمام کائنات کی اور تمام جہانوں کی اسی طرح نگہداشت فرمانے والے اور ضروریات کو پورا کرنے والے ہیں، جس طرح کہ ربّ کے مفہوم میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا جو ذات اس طرح تربیت فرما رہی ہو تو ظاہر ہے کہ تعریف کی سزاوار (لائق) اور اس کی اصل مستحق وہی ہے۔

تمام جہانوں کا پروردگار کہنے میں ایک خاص نکتہ

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①﴾ میں عالمین کا لفظ جو استعمال کیا گیا ہے اور جس کا ترجمہ ''جہانوں'' سے کیا گیا ہے، یہ عالَم کی جمع ہے اور عالَم جہان کو کہتے ہیں۔ بظاہر تو ہماری نظر میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ساری دنیا ایک ہی عالَم ہے جو ہمیں نظر آرہا ہے، لیکن قرآن کہتا ہے الْعٰلَمِيْنَ، یعنی تمام جہان۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات میں صرف یہی عالَم نہیں ہے، جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، بلکہ اور بھی بہت سارے عالَم ہیں۔ اس میں جمادات کا عالَم، نباتات کا عالَم، حیوانات کا عالَم تو اپنی جگہ پر ہیں ہی، لیکن ان سے آگے فضا کا عالَم، خلا کا عالَم، ستاروں کا عالَم، سیاروں کا عالَم اور پھر ان تمام آسمانوں سے ملأِ اعلیٰ کا عالَم اور اسی طرح نیچے چلے جایئے تو زمینوں کا عالَم، زمینوں کی تہوں کا عالَم، غرض ہر چیز ایک مستقل کائنات اور مستقل عالَم ہے، اسی لیے اس آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو صرف انسانوں کے جہان کا ہی نہیں، بلکہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور وہ ان تمام جہانوں کی پرورش کر رہا ہے، اس لیے تمام تعریفیں اسی کی ہیں۔

ہر کام کا آغاز بسم اللہ اور الحمد للہ سے کرنے کی تعلیم

اب ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ کے بارے میں دو تین باتیں اور قابلِ ذکر ہیں؛ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب کا آغاز ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے فرمایا ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے بعد سب سے پہلا جملہ یہی ارشاد فرمایا ہے۔ یہ درحقیقت اس بات کی تعلیم ہے کہ جب آپ کوئی خطاب کریں یا کوئی اہم بات کہیں یا کوئی تحریر لکھیں، تو اس کا آغاز الحمد للہ سے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعریف سے ہونا چاہیے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے بھی اس تعلیم کو واضح فرمایا ہے، جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے:

كُلُّ أَمۡرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبۡدَأُ فِيۡهِ بِالۡحَمۡدِ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقۡطَعُ (۱)

ہر اہم کام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ کی جائے، وہ ادھورا ہوتا ہے۔

ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کی تعلیم دینے کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی توفیق ملی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جو خیال دل میں آیا ہے، وہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے، اس خیال پر عمل کرنے کا جو طریقہ سکھایا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے اور جب اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہ کام کرو گے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق ہوگی، لہٰذا پہلے ہی قدم پر یہ احساس دل میں پیدا کردیا گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنے جارہا ہوں یا کہنے جارہا ہوں، وہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق کی بدولت ہے اور اگر اس میں کوئی اچھی بات ہوگی، تو وہ بھی درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔

مثال کے طور پر ایک مقرّر نے بہت اعلیٰ درجے کی تقریر کی، اس اعلیٰ درجے کی تقریر کا جو اصل لطف ہے اور اس کے اندر جو حُسن پیدا ہوا ہے، وہ تمام تر اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے اور اسی کی توفیق سے ہوا ہے، اس میں اس کا اپنا کوئی کمال نہیں، ورنہ عام طور سے ہوتا یہ ہے کہ بندہ جب کوئی اچھی تقریر کرلیتا ہے یا اچھی تحریر لکھ لیتا ہے تو دل میں یہ خیال آنے لگتا ہے کہ میں نے بہت بڑا تیر مارلیا، مجھ سے بہت اچھا کام ہوگیا اور میں نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا، اس سے انسان خود پسندی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر بعض اوقات یہ خود پسندی انسان کو کِبر (pride) تک اور کبر انسان کو اس سے اگلے درجے یعنی تکبّر (arrogance) تک لے جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بندہ متکبّر بن کر دوسرے لوگوں کے ساتھ ذلّت کا معاملہ کرتا ہے اور انہیں حقیر سمجھتا ہے اور بعض اوقات یہ اہانت اور تحقیر دوسروں کی شدید حق تلفی کا سبب بن جاتی ہے۔

---

(۱) سنن ابن ماجه (۱/۶۱۰) باب خطبة النكاح قال ابن الملقن في البدر المنير: (۷/۵۲۹) قال الشيخ تقي الدين بن الصلاح: رجال هذا الحديث رجال ''الصحيحين'' جميعاً سوى قرة؛ فإنه ممن انفرد مسلم عن البخاري بالتخريج له. ثم حكم على الحديث بالحسن.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں سب سے پہلے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ کلمہ لاکر اور نبی کریم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل سے اس پر عمل فرماکر یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی کوئی اہم بات کرنا چاہو یا اہم کام کرنا چاہو، تو پہلے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ کہہ لیا کرو، تاکہ تمہارے دل میں تکبر کے، عُجب کے اور خود پسندی کے جذبات پیدا نہ ہوں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کا شکر پیدا ہو، اور شکر کی خاصیت خود قرآنِ کریم میں یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ:

لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ [1]

اگر تم نے واقعی (میری نعمتوں کا) شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

لہٰذا ہر اہم کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے سے جہاں تکبر اور خود پسندی کے جذبات کا خاتمہ ہوگا، وہیں اس سے شکر کے فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ بہرحال! یہ تعلیم اس مقصد کے لیے دی گئی ہے کہ ہر کام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگنے کا صحیح طریقہ

دوسری بات یہ ہے کہ اس جملے یعنی ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ میں دعا کا طریقہ سکھایا گیا ہے، کیوں کہ سورۂ فاتحہ تقریباً تمام تر ایک اہم دعا پر مشتمل ہے، جیسے کہ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ ﴾ یہ تینوں جملے آگے آنے والی دعا کے لیے تمہید کے طور پر ارشاد فرمائے گئے ہیں، اور یہ حمد وثنا کے جملے ابتداء میں اس لیے ذکر کیے گئے ہیں، تاکہ تمہاری دعا ناشکری پر مشتمل نہ ہو، تمہاری دعا کفرانِ نعمت پر مشتمل نہ ہو، تمہاری دعا اللہ تعالیٰ سے گلے شکوے اور شکایات پر مشتمل نہ ہو۔ بلکہ بندہ یہ کہے کہ یا اللہ! میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں، کیوں کہ آپ نے اپنے فضل و کرم سے مجھ پر بہت نعمتیں نازل فرمائی ہیں، لیکن اے میرے اللہ! یہ میری حاجت ہے، اسے پورا فرما دیجیے۔ اسی لیے یہ ادب سکھایا گیا کہ ہر دعا کے شروع میں ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ یا اس کے ہم معنیٰ اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کا کوئی اور کلمہ ضرور کہا جائے۔

☆☆☆

---

(۱) سورۃ ابراہیم (۱۴): آیت (۷)

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب

نفلی صدقہ اور صدقۂ جاریہ

(پہلی قسط)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ۔ أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

(سورۃ البقرۃ۔ آیت: ۲۶۱)

میرے قابلِ احترام بزرگو! اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اپنے راستے میں مال خرچ کرنے اور صدقہ دینے کی فضیلت بیان فرمائی ہے، جس کی تفصیل ان شاء اللہ ابھی آپ کے سامنے بیان ہوگی۔

راہِ خدا میں مال خرچ کرنا

سب سے پہلے آپ یہ سمجھ لیں کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور اس فانی دنیا سے ہمیں باقی کو لینا

ہے یعنی اس دنیا میں رہ کر اپنی ہمیشہ ہمیشہ کی آخرت کی زندگی کو بنانا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کاموں اور اس کی رضا کے کاموں میں لگنے اور ان کی فکر کرنے سے بنے گی ، اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور خوش کرنے والے کاموں میں جہاں نماز ، روزہ ، حج وعمرہ ، نوافل اور اذکار وغیرہ ہیں وہاں ایک اہم عمل " صدقہ" بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور خوش کرنے کا ایک بہترین عمل ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، ہمارے پاس جو مال ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں صرف اس کی رضا کی خاطر اخلاص کے ساتھ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ خیر کے کاموں میں لگاتے رہنا چاہئے ، کیونکہ صدقہ بہترین عمل ہے جس کے دنیا و آخرت میں عظیم فوائد ہیں۔

صدقہ کی دو قسمیں

صدقہ کی دو قسمیں ہیں ، ایک عام صدقہ ، کہ صدقہ کرنے کے بعد صدقہ کرنے والے کو اس کا ثواب مل جاتا ہے لیکن اس کا ثواب ہمیشہ ہمیشہ جاری نہیں رہتا ، مثلاً کھانا کھلانا صدقہ ہے، کوئی فقیر بھوکا تھا اس کو کھانا کھلایا اور اس نے کھانا کھالیا تو کھانا کھلانے والے کو اس کا ثواب مل گیا لیکن کھانا کھلانے والے کو ہمیشہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ اسی طرح کوئی بیمار ہے اس کو علاج ومعالجہ کیلئے پیسے دیدیئے ، اس نے علاج کرالیا اور وہ ٹھیک ہو گیا تو پیسے دینے والے کو اس کا ثواب مل گیا، لیکن اس کا ثواب ہمیشہ جاری نہیں رہے گا۔ ددوسرا صدقہ وہ ہے جو صدقہ ٔجاریہ کہلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوئی تا دیر قائم رہنے والی خیر اور دیر تک فائدہ پہنچانے والی چیز دوسروں کیلئے مقرر کردی جائے تو اس کو صدقہ ٔجاریہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بہر حال وقتی ضرورت پوری کرنے کیلئے جو صدقہ دیا جائے وہ بھی عبادت ہے، اس کا بڑا ثواب ہے، ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ نفلی صدقہ دینے کا معمول بنانا چاہیے، یہ نہایت آسان، مفید اور باعثِ اجر وثواب عمل ہے، احادیثِ طیبہ میں صدقہ کے متعدد فضائل آئے ہیں۔

صدقہ کے فضائل

صدقہ کرنے والے اور نہ کرنے والے کیلئے فرشتہ کی دعا

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً وَيَقُولُ الآخرُ اللّٰهُم أعْطِ مُمْسِكاً تلفاً (رواہ البخاری: ۱۱۵/۲)

ترجمہ

ہر صبح جب دن چڑھتا ہے تو دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ یہ دعا کرتا ہے "اے اللہ! جو آپ کے راستے میں خرچ کرے اس کا بدل عطا فرما"، اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے "اے اللہ! جو آپ کے راستے میں خرچ نہ کرے اسکے مال کو ہلاک فرما"۔ (بخاری)

اس سے اندازہ لگائیے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ دینے سے مال بڑھتا ہے اور نہ دینے سے مال گھٹتا ہے، دیکھئے! صدقہ دینے کا دنیا میں کتنا بڑا فائدہ ہے اور نہ دینے کا کتنا بڑا نقصان ہے۔ اور صدقہ دینے میں آخرت میں بھی فائدہ ہے اور نہ دینے میں نقصان ہے۔

ایک کھجور صدقہ کرنے کا اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

آخرت میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ کم از کم اس کا دس گنا ثواب ہوگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایک روپیہ صدقہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کم از کم اس کو اس کا دس گنا ثواب آخرت میں عطا فرمائیں گے، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس کا ثواب اس سے بھی بڑھا چڑھا کر عطا فرما سکتے ہیں، چنانچہ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ الأرنعنه (مشکاۃ المصابیح: ۵۹۲/۱)

وفی روایة: حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ. (السنن الکبری للبیھقی: ۳۳۰/۴)

ترجمہ

جو شخص (اپنی) حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور جان لو کہ اللہ پاک صرف مال حلال ہی قبول کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتے ہیں اور پھر اس (صدقہ) کو صدقہ دینے والے کیلئے اس طرح پالتے ہیں جیسا کہ کوئی شخص بچھڑا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ یا اس کا ثواب) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ السنن الکبری کی ایک روایت میں ہے "یہاں تک کہ وہ صدقہ اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے"۔

کہاں ایک کھجور کا ٹکڑا اور کہاں اُحد پہاڑ! (اُحد پہاڑ مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں سب سے بڑا پہاڑ ہے)۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے! کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرنے کا اجر وثواب کتنا زیادہ ہے۔

اُمتِ محمدیہ کے لئے خصوصی انعام

ایک روایت میں بہت عجیب وغریب انداز سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے جس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے جو خطبہ میں ذکر کی گئی ہے۔

اس سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ پچھلی امتوں میں یہ ہوتا تھا کہ اگر ان کا کوئی شخص ایک نیکی کرتا تھا تو ایک ہی نیکی کا ثواب لکھا جاتا تھا، ایک نیکی پر دس گنا ثواب ملنے کا دستور نہیں تھا، اور اگر کوئی گناہ کرتا تو بھی ایک گناہ لکھا جاتا تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے صدقے اور آپ کے طفیل اللہ پاک نے حضور ﷺ کی امت پر یہ احسان فرمایا کہ:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا. (سورۃ الانعام۔آیت:۱۶۰)

ترجمہ

جو شخص ایک نیکی بجالائے گا تو اس کو دس گنا اجر ملے گا۔

لہٰذا حضور ﷺ کا امتی کوئی نیک عمل یا کوئی نیک کام کرے چاہے وہ نفلی صدقہ ہو یا صدقۂ جاریہ ہو یا اور کوئی نیکی ہو، تلاوت، سخاوت، صلہ رحمی، ہمدردی اور خیر خواہی وغیرہ ہو تو اس کا کم از کم دس گنا ثواب لکھا جائے گا اور ایک گناہ کرنے پر صرف ایک گناہ لکھا جائے گا۔ اور یہ بھی اس وقت لکھا جائے گا جب واقعۃً وہ گناہ کرلے، کرنے سے پہلے نہیں لکھا جائے گا، تو گناہ ایک لکھا جائے گا اور نیکی دس گنا لکھی جائے گی، اس میں ایک بہت ہی خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت پوشیدہ ہے، وہ یہ کہ آخرت میں جب سب لوگ پہنچیں گے تو آخرت میں اعمال کی گنتی نہیں ہوگی بلکہ وزن ہوگا، چنانچہ دوسری امتوں کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بھی حساب ہوگا، تو ان کا جب حساب ہوگا تو گناہ ایک ایک لکھا ہوگا، اور نیکیاں دس دس گنا لکھی ہوں گی اور جب ان کی نیکیاں تولی جائیں گی تو امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کی نیکیاں زیادہ ہی نکلیں گی تو اس میں اللہ پاک نے ایک خاص رحمت پوشیدہ کر کے حضور ﷺ کی امت کی بخشش کا زیادہ سے زیادہ سامان کر دیا ہے جو پچھلی امتوں کو حاصل نہیں تھا۔

صدقہ کے اجر میں بتدریج اضافہ

حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

(سورۃ البقرۃ ، آیت ۲۶۱)

ترجمہ

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے سات بالیں اگیں (اور) ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں ۔ اور زیادہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں ۔ (بیانُ القرآن)

یعنی اللہ پاک نے آپ کی امت کے ثواب کو دس گنا سے بڑھا کر سات سو گنا کر دیا۔ نیکی ایک، مگر ثواب سات سو گنا۔ نماز ایک لیکن ثواب سات سو گنا۔ جو بھی نیکی کریں گے اگر ان کے اندر ایسا اخلاص ہوگا جس کی وجہ سے وہ سات سو گنا کا مستحق بن جائے تو سات سو گنا اس کو ثواب ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت خاص انعام ہوا جو اس سے پہلے کبھی کسی اور امت پر نہیں ہوا تو حضور پاک علیہ السلام نے یہ محسوس فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہے اور کسی امت پر اللہ پاک نے اپنا یہ کرم نہیں فرمایا جو میری امت پر فرمایا ہے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے ، لہٰذا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ یا اللہ ! آپ اپنے کرم اور اپنے فضل سے میری امت کی نیکی کا اجر اس سے بھی زیادہ بڑھانے پر قادر ہیں ، یا اللہ ! میری امت کے اجر و ثواب میں اگر اور اضافہ فرما دیں تو بہتر ہے ، آپ کے خزانۂ رحمت میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور میری امت کا بھلا ہو جائے گا ، آپ ثواب اور بڑھا دیجئے ، تو دوسری آیت نازل ہوئی :۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً. (سورۃ البقرۃ ، آیت : ۲۴۵)

ترجمہ

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے پر قرض دے تاکہ وہ اسے اس کے مفاد میں اتنا بڑھائے چڑھائے کہ وہ بدرجہا زیادہ ہو جائے ؟ (آسان ترجمۂ قرآن)

اس میں سات سو گنا کی قید اللہ پاک نے ختم فرما دی کہ سات سو گنا کی قید نہیں ، ہم اس کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر اجر دیں گے ۔ لیکن بہت بڑھانے کے بعد پھر بھی اس کے اندر حساب اور شمار والی بات باقی رہی ۔ تو پھر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست کی کہ یا اللہ! اگر آپ چاہیں تو میری امت کے ثواب کو اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتے ہیں تو اللہ پاک نے تیسری آیت نازل فرمائی جس میں یہ ارشاد فرمایا:۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ الزمر، آیت: ۱۰)

ترجمہ

محض صبر کرنے والوں کو بدلہ دیا جائے گا ان کے اجر کا بے حساب۔

یعنی جو ہمارے راستے میں صبر سے کام لیں گے تو ان صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا، ان کے اجر و ثواب کا کوئی حساب و شمار نہ ہوگا، بے حساب اجر و ثواب ملے گا۔ (صحیح ابن حبان: ۱۰/۵۰۵)

اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھو! ان کے کرم کا معاملہ دیکھو اور ہمارا کام بنتا دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور آپ کے طفیل ہمارا کتنا بڑا کام بن گیا کہ اگر ہم اللہ کے واسطے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کے راستے میں اگر کچھ مال خرچ کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بے حساب بھی اجر و ثواب مل سکتا ہے۔

صدقہ دوزخ سے ڈھال ہے

صدقے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی دوزخ سے بچ جاتا ہے گویا صدقہ دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح البخاری: ۲/۱۱۰)

ترجمہ

تم جہنم کی آگ سے بچو (یعنی تم جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ) چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا خیرات کر کے۔

یعنی اگر مال حلال سے کھجور کے دو چار ٹکڑے کرلیں اور اخلاص کے ساتھ غریبوں میں تقسیم کر دیں تو ہر ٹکڑے پر یہ ثواب ہے کہ وہ دوزخ کی آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صدقہ گناہوں کی آگ بجھانے کا ذریعہ ہے

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ پانی کی طرح گناہوں کی آگ بجھاتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَاةُ نُورٌ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (شعب الإيمان: ۱۲/۹)

ترجمہ

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز نور اور روشنی ہے، روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کی آگ کو اس طرح بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (کھا جاتی ہے)۔

صدقے سے بلائیں دور ہوتی ہیں

صدقے کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ آنے والی بلا کو دور کرتا ہے اور جو بلا آچکی ہے اس کو بھی دور کرتا ہے (مشکاۃ المصابیح: ۱/۱۵۹)، اس لئے اپنے گھروں میں نفلی صدقہ دینے کا دائمی معمول بنانا چاہیے۔

صدقہ میں بیماریوں کا علاج ہے

صدقہ کی برکت سے گھر میں بیماریاں، تکلیفیں، رنج وغم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دور ہو جاتے ہیں، گھر والوں میں بیماری نہیں آتی، یا آتی ہے تو معمولی سی آتی ہے اور جلدی دور ہو جاتی ہے۔ بارہا اس کا تجربہ کیا گیا اور درست پایا۔ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:۔

دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ. وَحَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ. وَأَعِدُّوا لِلْبَلَاءِ الدُّعَاءَ. (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵۳۶/۳)

ترجمہ

اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو، اور اپنے مال کو زکوٰۃ کو ذریعہ محفوظ کرو، اور مصائب و آزمائش سے بچنے کے واسطے دُعا تیار رکھو (یعنی مصائب کو دعا کے ذریعہ دور کرو)۔

آج کل کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں، بچے بوڑھے عورتیں سب بیمار ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل صدقہ دینے کا رواج نہیں ہے، اگر کہیں رواج ہے تو رسمی صدقات کا رواج ہے جو کہ عام طور پر صحیح نہیں ہوتے۔ صدقہ حلال مال سے اور خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دینا چاہیے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

تلاوت کلام پاک کی فضیلت

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورۂ بقرہ اور آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لئے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت کا غلط قسم کے لوگ مقابلہ نہیں کرسکتے۔ مُعاویہ رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورۂ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔ (مسلم)

سونا برانڈ

الٰہی فلور مل: کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی

پلاٹ نمبر D-1،11, 10 سیکٹر 21 کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی

فون نمبر: 35011771, 35016665, 35016664۔ موبائل: 0300-8245793

تحریر و تخریج: ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
لیکچرر، کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ، منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

کرپٹوکرنسی اور یورپی یونین کی "میکا" ریگولیشن

(پانچویں قسط)

کرپٹوکرنسی کے صارفین کو وفاقی محتسب یا بینکنگ کورٹ کی سہولیات کا فقدان

اہم بات یہ ہے کہ کرپٹوکرنسی کے پیچھے چونکہ حکومت نہیں ہوتی لہذا صارفین کو وفاقی محتسب یا بینکنگ کورٹ کی سہولیات میسر نہیں آسکتیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی کرپٹوکرنسی میں سرمایہ کاری کرتا ہے تو وہ اپنے سرمائے کا کچھ حصہ یا سارا ہی سرمایہ ضائع کردے گا۔ اسی طرح کرپٹوکرنسی صارفین کے پاس کوئی ادارہ یا حکومت بھی نہیں ہوگی کہ جس کے پاس جا کر اپنی شکایات کا ازالہ کرسکیں۔ یورپین بینکنگ اتھارٹی کے مطابق سوشل میڈیا پر بہت سارے لوگ کرپٹوکرنسی میں سرمایہ کاری کی ترغیب دیتے نظر آتے ہیں مگر ہمیں ان سے احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ ان میں ان کے ذاتی معاشی فوائد چھپے ہوتے ہیں اور وہ کرپٹوکرنسی کی مارکیٹنگ کررہے ہوتے ہیں۔ اسی طریقے سے کرپٹوکرنسی کی دنیا میں بہت زیادہ جعل سازی اور دھوکہ بازی بھی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ آپ اپنی کرپٹوکرنسی خود بھی بنا سکتے ہیں اور اس وقت سترہ ہزار سے زیادہ کرپٹوکرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ لوگ اپنے کالے دھن کو سفید کرنے کیلئے کرپٹوکرنسی کا استعمال کرتے ہیں اور کرپٹوکرنسی کو منی لانڈرنگ کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر Know Your Customer(KYC) بھی موجود نہیں ہوتا یعنی کرپٹوکرنسی استعمال کرنے والوں کو اس کو استعمال کرنے کیلئے کسی قسم کے ثبوت فراہم نہیں کرنے ہوتے کہ وہ واقعی وہی شخص ہے جس کا وہ دعویٰ کررہا ہے۔

کرپٹوکرنسی کی حقیقت، بٹ کوائن کا معدوم ہونا اور کھاتے میں فرضی نمبروں کا اندراج

اگر ہم کرپٹوکرنسی کی ماہیت پر غور کریں تو یہ بات سائنسی طور پر مُسلَّم ہے کہ کرپٹوکرنسی معدوم ہوتی ہے یعنی یہ محض لیجر میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔نیز چونکہ کرپٹوکرنسی سے ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اس میں ذاتی قدر بھی نہیں ہوتی لہذا ان فرضی ہندسوں میں فرضی طور پر تقوّم پیدا کیا گیا ہے۔

بٹ کوائن کرپٹوکرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹوکرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے اور وہ حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں ۔ بٹ کوائن کرپٹوکرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹوکرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے لئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور" یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔ذیل میں ہم اس ضمن میں ٹھوس سائنسی حوالہ جات کے اقتباسات کا ترجمہ اور مفہوم پیش کرتے ہیں جو کہ اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کہ بٹ کوائن کھاتے میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے اور بٹ کوائن حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتے۔

> "In fact, coins as such do not exist: there are only transactions, which elaborately assign ownership rights. Thus, the closest actual equivalent to a coin we can think of is the chain of transactions ".(۱)

> درحقیقت کوائن موجود نہیں ہوتے، صرف ٹرانزیکشن ہوتی ہیں جو کہ ملکیت کے حقوق تفویض کرتی ہیں۔لہذا ایک کوائن کا حقیقی مساوی جو ہم سوچ سکتے ہیں وہ دراصل ٹرانزیکشن کی ایک چین ہے۔

---

(۱)_F. Tschorsch and B. Scheuermann",Bitcoin and Beyond: A Technical Survey on Decentralized Digital Currencies",in IEEE Communications Surveys &Tutorials, vol. 18,no. 3,pp. 2084-2123,thirdquarter 2016.

“Bitcoins are units of account composed of unique strings of numbers and letters that constitute units of the currency and have value only because individual users are willing to pay for them”.(۱)

بٹ کوائن یونٹ آف اکاؤنٹ ہیں جو کہ انفرادی نمبرز اور لیٹرز سے کرنسی کی اکائی بناتا ہے، اس کی قیمت صرف اس لئے ہے کیونکہ صارفین اس کے لئے ادائیگی کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

“In truth, there is no such thing as a bitcoin or a wallet, just agreement among the network about ownership of a coin. A private key is used to prove ownership of funds to the network when making a transaction”.(۲)

سچائی یہ ہے کہ بٹ کوائن یا والٹ جیسی کوئی چیز نہیں ہے، بس ایک کوائن کی ملکیت کے بارے میں نیٹ ورک کے درمیان معاہدہ ہے۔لین دین کرتے وقت نیٹ ورک پر فنڈز کی ملکیت ثابت کرنے کے لیے ایک "پرائیوٹ کی" کا استعمال کیا جاتا ہے۔

“Bitcoin doesn’t store each coin and who owns it. Instead, it uses a distributed ledger book system (called a“blockchain”)based on the logic that if you know every transaction an address has made, then

(۱)FATF REPORT, Virtual Currencies Key Definitions and Potential AML/CFT Risks, June 2014.

(۲)_https//:www.newscientist.com/definition/bitcoin/

you know if it has money to spend".(۱)

بٹ کوائن ہر کوائن کو محفوظ نہیں کرتا اور نہ یہ محفوظ کرتا ہے کہ کون اس کوائن کا مالک ہے۔ اس کے بجائے، یہ ایک ڈسٹری بیوٹڈ لیجر بک سسٹم کا استعمال کرتا ہے (جسے "بلاک چین" کہا جاتا ہے) اس منطق کی بنیاد پر کہ اگر آپ کو ہر ٹرانزیکشن کے بارے میں معلوم ہے جو کہ کسی ایڈریس نے کی ہے، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کیا اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے رقم ہے کہ نہیں۔

"We define an electronic coin as a chain of digital signatures. Each owner transfers the coin to the next by digitally signing a hash of the previous transaction and the public key of the next owner and adding these to the end of the coin. A payee can verify the signatures to verify the chain of ownership".(۲)

ہم الیکٹرانک کوائن کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ یہ ڈیجیٹل دستخطوں کی زنجیر ہے۔ ہر مالک پچھلے لین دین کے ہیش اور اگلے مالک کی "پبلک کی" پر ڈیجیٹل طور پر دستخط کرکے اور کوائن کے آخر میں ان کو شامل کرکے کوائن کو اگلے کو منتقل کرتا ہے۔ ایک وصول کنندہ ملکیت کی چین کی تصدیق کے لئے دستخطوں کی تصدیق کرسکتا ہے۔

"Bitcoin is an electronic, virtual currency that has no

---

(۱)_Dominic Hobson, What is bitcoin?XRDS crossroads. ACM Magazine for Students, vol. 20,Issue 1,2013.

(۲)Satoshi Nakamoto, Bitcoin: A Peer-to-Peer Electronic Cash System. Accessed: Apr 2023].Online.[Available: https//:bitcoin.org/bitcoin.pdf

physical representation such as coins or banknotes[1])

بٹ کوائن ایک الیکٹرانک، ورچوئل کرنسی ہے جس کی سکّوں یا بینک نوٹوں کی طرح کوئی حِسّی نمائندگی نہیں ہوتی ہے۔

"A coin, or fraction thereof, is but a transaction in the Bitcoin ledger. Bitcoin ownership is proved using a public key(pk) for which only the valid owner has the corresponding secret private key".(۲)

ایک سکّہ، یا اس کا حصہ، بٹ کوائن لیجر میں صرف ایک ٹرانزیکشن ہے۔ بٹ کوائن کی ملکیت ایک " پبلک کی" (pk) کے ذریعے ثابت کی جاتی ہے، جس کی خفیہ" پرائیوٹ کی" صرف درست مالک کے پاس ہوتی ہے۔

"In the case of bitcoin, each transaction represents the transfer of currency from one node to another. All nodes are aware of the current balance at each address and maintain a copy of the existing blockchain, which is the log containing the history of previous transactions. The state of the blockchain

(۱)_Harald Vranken, Sustainability of bitcoin and blockchains, Current Opinion in Environmental Sustainability, Volume 28,2017.

(۲)_D. Drusinsky",On the High-Energy Consumption of Bitcoin Mining",in Computer, vol. 55,no. 1,pp. 88-93,Jan. 2022.

changes after each transaction".[1]

بٹ کوائن کے معاملے میں، ہر ٹرانزیکشن ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر میں کرنسی کی منتقلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ تمام کمپیوٹر ہر ایڈریس پر موجودہ بیلنس سے آگاہ ہوتے ہیں اور موجودہ بلاک چین کی ایک کاپی کو برقرار رکھتے ہیں، جو کہ پچھلے لین دین کی تاریخ پر مشتمل ریکارڈ ہے۔ ہر ٹرانزیکشن کے بعد بلاک چین کی حالت بدل جاتی ہے۔

"Bitcoin is a digital currency system based on peer-to-peer virtual data. To use bitcoins, individuals must establish a bitcoin "wallet" on a computer. The wallet contains nothing more than a regularly updated file listing all bitcoin transactions ever made. Bitcoins can be transmitted to other user wallets using a combination of public and private key cryptology. The transaction contains the number of bitcoins, including fractions, and a transaction-unique digital signature, protected by a private key.[2]

بٹ کوائن ایک ڈیجیٹل کرنسی کا نظام ہے جس کی بنیاد پیئر ٹو پیئر ورچوئل ڈیٹا پر ہے۔ بٹ کوائنز کو استعمال کرنے کے لیے لوگوں کو کمپیوٹر پر بٹ کوائن "والٹ" انسٹال کرنا ضروری ہے۔ اس والٹ میں ایک باقاعدہ اپ ڈیٹ فائل کے علاوہ کچھ نہیں ہے،

---

(۱)_D. Puthal, N. Malik, S. P. Mohanty, E. Kougianos and G. Das",Everything You Wanted to Know About the Blockchain: Its Promise, Components, Processes, and Problems",in IEEE Consumer Electronics Magazine, vol. 7,no. 4,pp. 6_14,July 2018.

(۲)_G. F. Hurlburt and I. Bojanova",Bitcoin: Benefit or Curse ",in IT Professional, vol. 16,no. 3,pp. 10_15,May-June 2014.

جس میں اب تک کی گئی تمام بٹ کوائن ٹرانزیکشن کی فہرست ہے۔ بٹ کوائن کو "پبلک اور پرائیویٹ کی کرپٹولوجی" کے امتزاج کا استعمال کرتے ہوئے دوسرے صارف کے والٹ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ ٹرانزیکشن میں بٹ کوائنز کی تعداد شامل ہے، بشمول فریکشنز، اور ایک ٹرانزیکشن۔ منفرد ڈیجیٹل دستخط، جو "پرائیوٹ کی" کے ذریعے محفوظ ہے۔

"As a matter of fact, a bitcoin is a chain of digital signatures".(۱)

حقیقت میں، بٹ کوائن ڈیجیٹل دستخطوں کا ایک سلسلہ ہے۔

"Despite its name, there are no coins in Bitcoin except'unique strings of numbers and letters that constitute units of the currency".(۲)

اپنے نام کے باوجود، بٹ کوائن میں کوئی سکے نہیں ہیں سوائے نمبروں اور حروف کے جو کرنسی کی اکائیوں کو تشکیل دیتے ہیں۔

جاری ہے....

☆☆☆

(۱)_M. C. Kus Khalilov and A. Levi",A Survey on Anonymity and Privacy in Bitcoin - Like Digital Cash Systems",in IEEE Communications SurveysTutorials, vol. 20,no. 3,pp. 2543_2585,thirdquarter 2018.

(۲)_Madise, Sunduzwayo, Back to the Future Evolving Forms of Money(June 9, 2015.(Available at SSRN: https//:ssrn.com/abstract=2622080 or http//: dx. doi. org/10.2139/ssrn.2622080

مسلمانوں کو تکلیف دینے سے بچنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

معین احمد جیولرز

دکان نمبر 9 علی سینٹر۔ نزد حبیب بینک طارق روڈ برانچ

بالمقابل سن شائن سوئٹ کراچی۔ 34537265.....34539989

مولانا معاذ اشرف صاحب
نبیرۂ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحبؒ

سیدی وسندی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں تلہ گنگ کا سفر

(دوسری قسط)

ایک منفرد تجربہ

اس فلائٹ میں باقاعدہ کوئی بزنس کلاس تو موجود نہیں تھی البتہ پردوں کی مدد سے بزنس اور اکانومی کلاس کے مراتب میں کچھ فرق کرنے کی برائے نام سی کوشش ضرور کی گئی تھی۔ جہاز کے کیبن میں حضرت کی نشست ابتداء میں ہی تھی، جبکہ مجھ سمیت ہمارے چند اور ساتھیوں کی نشستیں کچھ پیچھے کی جانب تھیں۔ جب حضرت جہاز میں تشریف لائے تو بجائے کیبن کی طرف آنے کے جہاز کے کاک پٹ (Cockpit) کی طرف تشریف لے گئے۔ کچھ ہی لمحوں بعد پھر حضرت واپس جہاز کے کیبن میں تشریف لائے اور ڈاکٹر حسان اشرف عثمانی صاحب کو اور مجھے بلوایا اور کاک پٹ کی طرف جانے کا اشارہ فرمایا، چنانچہ پوری بات اس وقت سمجھ میں آئی۔ خیر ڈاکٹر حسان صاحب کے ہمراہ جب کاک پٹ میں داخل ہوا تو جناب پائلٹ صاحب کے مسکراتے ہوئے پرسکون چہرے اور کاک پٹ میں موجود ان گنت پیچیدہ بٹنوں نے ہمارا استقبال کیا۔ ذہن میں یہ تھا کہ شاید صرف کاک پٹ دیکھ کر واپس آجائیں گے، لیکن یہ جان کر حیران کن خوشی ہوئی کہ اب اسلام آباد تک کا سفر کاک پٹ ہی میں طے ہوگا۔ عجیب بات یہ ہے کہ دوران پرواز کاک پٹ میں بیٹھنے کا بھی یہ دوسرا تجربہ بچپن کے بعد اب ہو رہا تھا۔ اور اب ذہن میں اس وقت کی کچھ دھندلی دھندلی یادیں ہی باقی بچی تھیں۔ پائلٹ کی

دو نشستوں کے علاوہ یہاں دو نشستیں اور بھی موجود تھیں، لہذا ہم لوگ ان نشستوں پر بیٹھ گئے۔ کچھ ہی دیر میں جہاز رن وے پر دوڑتا ہوا فضا میں بلند ہوگیا اور زمین پر موجود بڑی بڑی عمارتیں، سڑکیں اور ان پر چلتی ہوئی گاڑیاں اپنی اصل حقیقت سے قریب تر ہوکر نگاہوں کے سامنے بالکل چھوٹی چھوٹی نظر آنے لگیں۔ اس ظاہری بلندی کو دیکھ کر اس حقیقی بلندی کا خیال آنے لگا جس کے متعلق بزرگوں سے سنا ہے کہ اس بلندی سے آشنا ہوکر انسان کی نگاہوں میں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ چھوٹی اور حقیر ہوجاتی ہے، اور ایک مقام ایسا بھی آتا ہے کہ دنیا نظروں سے بالکل اوجھل ہوجاتی ہے۔ کاش ہم جیسوں کے لیے بھی دنیا کی اس حقیقت کا دل کی آنکھوں سے ادراک ممکن ہوجائے۔ آمین

پائلٹ ماشاءاللہ باشرع اور دین کو سیکھنے کا خاص ذوق رکھتے تھے۔ نیز خلاف توقع بہت خوش طبع، بذلہ سنج اور گفتگو کے شوقین ثابت ہوئے تھے، چنانچہ دوران پرواز ہلکے پھلکے موضوعات سے لے کر جہاز کے پیچیدہ نظام تک ہم ان کی آراء اور ماہرانہ گفتگو سے بہت محظوظ ہوتے رہے۔ جہاز کے نظام سے متعلق بہت سی باتیں انتہائی حیرت انگیز تھیں۔ مثلاً ایک بات یہ کہ جب دوران پرواز ہمارا جہاز بادلوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہونے لگا، تو پائلٹ نے راڈار کا منظر تبدیل کر کے ایک دوسرا منظر دکھایا، جس میں دائیں بائیں کچھ نقوش لال رنگ میں نظر آرہے تھے، جبکہ باقی نقوش رنگوں سے خالی تھے۔ یہ نقوش دیکھنے میں بادل ہی لگ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ راڈار پر بادل نظر آرہے ہیں، اور یہ کچھ بادل سرخ رنگ میں اس لیے دکھائے جارہے ہیں کہ اگرچہ اپنی ساخت کے اعتبار سے یہ دھواں معلوم ہوتے ہیں، لیکن اپنی مضبوطی کے اعتبار سے یہ بادل کسی چٹان سے کم نہیں، اور اگر خدانخواستہ ہمارا جہاز ان بادلوں میں داخل ہوگیا تو اس کے صحیح سالم باہر نکلنے کے امکانات تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ بادل پانی اور بجلیوں سے بھرے ہوئے ہیں، اگر یہ فلائٹ رات کی ہوتی تو آپ واضح طور پر ان بادلوں میں چمکتی ہوئی بجلیوں کو دیکھ سکتے تھے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (سورہ فصلت: ۵۳)

ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اللہ رب العالمین کی قدرت اور صناعی اور ہماری عاجزی

ہم مضبوط مواد سے بنے ہوئے ہوائی جہاز میں سوار ہوکر، انتہائی طاقتور انجن کی مدد سے، لاکھوں طرح کے جتن کر کے، ہوا میں پرواز کرتے ہوئے اس بادل کا سامنا کرنے کی قوت نہیں رکھتے تھے، جو ہوا جیسے لطیف مواد پر مشتمل، بغیر پروں اور طاقتور انجن کے اس بلندی پر پہنچ کر، ہمارے جہاز سے کہیں زیادہ وزن اٹھائے اوپر بیان کردہ آیت کی عملی تفسیر پیش کر رہا تھا۔ وہی بادل جو اس وقت نیچے زمین پر موجود لوگوں کے لیے یقیناً رحمت تھا، ہوا میں پرواز کرنے والوں کے لیے زحمت بن سکتا تھا۔ یہی بادل جو ایک طرف کسی قوم پر جب عذاب کی وعید بن کر برستا ہے تو اس قوم کا نام ونشان تک مٹا دیتا ہے، تو دوسری طرف یہی بادل ہے جو زندگی کی نوید بن کر بارانِ رحمت برساتا ہے۔ عجیب وغریب تناسب اور حیرت انگیز تفصیلات پر مشتمل یہ پانی کی ری سائکلنگ (Recycling) کا کیسا عجیب نظام ہے جو ان بادلوں کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے! وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ دنیا محض حادثاتی طور پر وجود میں آئی ہے، اس کی کیا تاویل کرسکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی اس قدرت، نعمت اور صناعی سے میں ابھی اپنی انتہائی محدود عقل کی بساط کے مطابق لطف اندوز ہو ہی رہا تھا کہ جناب یاسین صاحب کھانا لے کر آ گئے۔ محترم یاسین صاحب "Ala-Rahi" ریستورانٹ کے مالک ہیں، جو کراچی میں اپنے ترکی کھانوں کی وجہ سے کافی معروف ہیں۔ اصل میں تو یہ انتظام انہوں نے حضرت والا کے لئے فرمایا تھا، مگر بڑوں کی بدولت چھوٹے بھی نوازے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہوائی جہاز میں اس قدر لذیذ کھانا کھانے کا شاید یہ پہلا ہی اتفاق تھا۔

اسلام آباد آمد

پونے دو گھنٹے کا یہ سفر بہت تیزی سے طے ہوا، اور ہم اسلام آباد ائیرپورٹ پر اتر گئے۔ چونکہ صرف ہاتھ کا سامان ہی ساتھ تھا، لہٰذا بغیر کہیں رکے ہم سیدھا ائیرپورٹ سے باہر آ گئے۔ جہاں بیت السلام کے متعلقین حضرت والا کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ وہاں سے ہم لوگ مختلف گاڑیوں میں بیٹھ کر تلہ گنگ کے لیے روانہ ہوئے، اسلام آباد سے تلہ گنگ کا یہ سفر براستہ موٹروے تقریباً سوا گھنٹے پر مشتمل تھا۔ حضرت والا، مولانا عبدالستار صاحب اور مولانا حسان اشرف عثمانی صاحب ایک گاڑی میں تھے، جبکہ میں اور دیگر رفقاء دوسری گاڑیوں میں تھے۔ جامعہ بیت السلام تلہ گنگ سے کچھ کلومیٹر پہلے یہ قافلہ ایک سوسائٹی نما احاطہ میں

داخل ہوا، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ جامعہ بیت السلام کی نگرانی میں زیرِ تعمیر کیڈٹ کالج ہے۔ کچھ جگہیں مکمل تعمیر ہو چکی تھیں، کہیں ابھی تعمیر آخری مراحل میں تھی اور بعض جگہوں پر ابھی کھدائی کا کام جاری تھا۔ حضرت والا کی معیت میں لوگوں کے ہجوم سے گزرتے ہوئے ہم لوگ ایک بلڈنگ میں داخل ہوئے، جہاں شام کی چائے کا انتظام تھا۔ یہاں حضرت والا نے چائے نوش فرمائی اور پھر میزبانوں نے اس کیڈٹ کالج کا منصوبہ تھری ڈی (3D) ویڈیو کے ذریعہ حضرت کے سامنے پیش کیا، جس کو حضرت نے پسند فرمایا اور منتظمین کو دعاؤں سے نوازا۔ تھری ڈی ویڈیو سے اندازا ہوا کہ ماشاء اللہ یہ ایک شاندار منصوبہ ہے اور یقیناً جب مولانا عبد الستار صاحب دامت براتہم کے زیرِ انتظام ہے تو امید یہی ہے کہ اس شعبے میں اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر قائم ہونے والا شاید یہ پاکستان پہلا کیڈٹ کالج ہوگا۔ پھر وہاں سے کچھ ہی دور کیڈٹ کالج کے احاطے میں ہی حضرت والا نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور دعا کروائی۔ ان سب سرگرمیوں کے دوران میرے ذہن میں یہی خیال گردش کرتا رہا کہ حضرت والا کی رات کی نیند نہیں ہوئی اور قیلولہ کرنے کا موقع ابھی تک میسر نہیں آیا، جبکہ حضرت معمولاً قیلولہ کی سنت پر عمل فرماتے ہیں، نیز طویل زمینی (By Road) سفر سے حضرت والا کو ویسے بھی زیادہ مناسبت نہیں بلکہ اس میں زیادہ تھکن محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت کے چہرے سے تھکن کے آثار واضح تھے، لیکن گفتگو اور انداز سے بیزاری یا کوئی ایسا تأثر بالکل ظاہر نہیں ہو رہا تھا جو میزبانوں کی دل شکنی کا باعث ہوتا۔

جاری ہے.......

☆☆☆

ترتیب: مولانا شمس الحق جعفر صاحب
استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

تحدیثِ نعمت
امتحاناتِ وفاق میں
جامعہ دار العلوم کراچی کے شاندار نتائج

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ کتب بنین و بنات کے سالانہ امتحانات ۱۹/رجب المرجب تا ۲۵/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۳۰/جنوری تا ۵/فروری ۲۰۲۴ء بروز منگل تا پیر منعقد ہوئے۔

اور الحمد للہ تعالیٰ تقریباً ایک ماہ میں سالانہ امتحانات ۱۴۴۵ھ/ ۲۰۲۴ء کے نتائج کا اعلان، ۲۸/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۰/مارچ ۲۰۲۴ء بروز اتوار کر دیا گیا۔

حسبِ سابق اس مختصر مدت میں جوابی کاپیوں کے جانچنے کے معیار کو باقی رکھتے ہوئے مکمل جانفشانی اور سبک رفتاری کے ساتھ نتائج کا اعلان کرنے پر صدرِ وفاق المدارس شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم، ناظم دفترِ وفاق جناب مولانا عبدالمجید صاحب زید مجدہٗ، ارکانِ امتحانی کمیٹی اور دیگر تمام کارکنان و ممتحنین لائق صد مبارک باد و تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نواز کر جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

جامعہ دار العلوم کراچی کا اعزاز

الحمد للہ تعالیٰ وفاق المدارس العربیہ سے ملحق ۲۵۳۸۴ مدارس و جامعات میں سے کتب کے امتحانات میں شرکت کرنے والے ۱۲۳۷۳ مدارس میں اللہ رب العزت نے جامعہ دار العلوم کراچی کو عظیم انعام سے نوازتے ہوئے ملکی سطح پر چار پوزیشنیں عطا فرما کر پورے ملک میں دوسرے نمبر سے اور صوبائی سطح پر بارہ پوزیشنیں عطا فرما کر پہلے نمبر سے سرفراز فرمایا۔ اس طرح جامعہ دار العلوم کراچی نے مجموعی طور پر کل سولہ پوزیشنیں حاصل کر کے اس بار بھی پورے ملک میں ایک خصوصی امتیاز حاصل کیا ہے۔ یہ یقیناً اللہ رب العزت کا

خصوصی فضل و کرم ہے اور رئیس الجامعہ دار العلوم کراچی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، نائب رئیس الجامعہ دار العلوم کراچی حضرت مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی صاحب مدظلہم وحضرت مولانا محمد عمران اشرف عثمانی صاحب مدظلہم اور دیگر اساتذۂ کرام کے اخلاص، خصوصی توجہات، دعاؤں اور ان کی شبانہ روز محنتوں اور طلبہ کی مخلصانہ کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر واحسان ہے کہ اُس نے جامعہ دار العلوم کراچی کو نیک نامی سے سرفراز فرمایا۔ فلِلّٰہ الحمد کلہ و لہ الشکر کلہ۔

اللہ تعالیٰ جامعہ کے اکابر کا سایہ مکمل صحت و عافیت کے ساتھ ہمیشہ سلامت رکھیں اور ان کے فیض کو چہار دانگ عالم میں عام فرمائیں۔ آمین۔

جامعہ دار العلوم کراچی بنین کے نتیجے کی چند خاص باتیں

عالمیہ سالِ دوم (دورۂ حدیث):

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

دورہ حدیث کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۳۱ پوزیشنیں حاصل کرنے والے ۷۷ طلبہ میں سے ۴۰ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ دورہ حدیث میں ملکی وصوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طالب علم یہ ہے:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	سید منیب الرحمن بن سید شفیع الرحمن کراچوی	عالمیہ سال دوم (دورۂ حدیث)	۵۶۱	دوم	دوم

عالمیہ سالِ اول (سابعہ):

اس درجہ کے ایک طالبِ علم نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

درجہ سابعہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۹ پوزیشنیں حاصل کرنے والے ۸۷ طلبہ میں سے ۲۱ کا تعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۹۵ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ سابعہ میں صوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طالب علم یہ ہے:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	عادل احمد بن حاجی محیب اللہ کوئٹوی	عالمیہ سال اول (سابعہ)	۵۷۰	-	سوم

عالیہ سالِ دوم (سادسہ):

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

درجہ سادسہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۳۱ پوزیشنیں حاصل کرنے والے ۷۷ طلبہ میں سے ۲۹ کا تعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۹۵ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ سادسہ میں ملکی وصوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طالب علم یہ ہے:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	عبدالرؤف بن محمد اشفاق مغل حیدرآبادی	عالیہ سال دوم (سادسہ)	۵۸۵	دوم	دوم

عالیہ سالِ اول (خامسہ):

اس درجہ کے ایک طالبِ علم نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

درجہ خامسہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۸ پوزیشنیں حاصل کرنے والے ۶۳ طلبہ میں سے ۶ کا

تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۹۴ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ خامسہ میں صوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طالب علم یہ ہے:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	حماد احمد قاسمی بن قطب الدین کراچوی	عالیہ سالِ اول (خامسہ)	۵۸۱	-	سوم

ثانویہ خاصہ سال دوم (درجہ رابعہ):

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ ایک اور طالب علم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

درجہ رابعہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۹ پوزیشنیں حاصل کرنے والے ۶۶ طلبہ میں سے ۱۰ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ رابعہ میں ملکی وصوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طلبہ یہ ہیں:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	عبد الصبور بن عبد الباسط کراچوی	خاصہ سالِ دوم (رابعہ)	۵۹۵	دوم	اول
۲	محمد ہاشم بن غضنفر علی سیالکوٹی	خاصہ سالِ دوم (رابعہ)	۵۹۱	-	دوم

ثانویہ خاصہ سال اول (درجہ ثالثہ):

درجہ ثالثہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۳۱ پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ میں سے ۵ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ۸۸ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے

کامیابی حاصل کی ہے۔

ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ):

اس درجہ کے بھی ایک طالب علم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

درجہ ثانیہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۹ پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ میں سے ۶ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس دَرجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ ثانیہ میں صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کرنے والا خوش نصیب طالب علم یہ ہے:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	صوبائی پوزیشن
۱	محمد فہیم بن محمد یعقوب چارسدوی	ثانویہ عامہ سال دوم (ثانیہ)	۵۸۷	دوم

متوسطہ سال سوم:

اس درجہ میں ۶۸ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

دراسات دینیہ سال اول ودوم:

درجہ دراسات دینیہ کے وفاقی نتیجہ میں ۵۴ فیصد سے زائد طلبہ نے اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

{جامعہ دار العلوم کراچی کے درجاتِ وفاق کا اجمالی نتیجہ اور ان کا مختصر جائزہ}

عالیہ سالِ دوم (درجہ دورۂ حدیث) بنین/ مساوی ایم اے:

کل شرکاء ____________________ ۴۵۱

ممتاز ______________ ۱۷۱

جید جداً (اعلیٰ) ___________ ۲۴۲

جید (وسطیٰ) ____________ ۲۲

مقبول (ادنیٰ) ---------- ۴

ضمنی --------------- ۴

راسب (ناکام) --------- ۳

غائب -------------- ۴

کالعدم ------------ ×

موقوف ------------ ۱

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

نیز اس درجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے

عالمیہ سالِ اول (درجہ موقوف علیہ) بنین:

کل شرکاء ---------------------- ۳۹۳

ممتاز ------------ ۱۹۸

جید جداً (اعلیٰ) ------- ۱۷۸

جید (وسطیٰ) --------- ۱۳

مقبول (ادنیٰ) -------- ۲

ضمنی ------------ ×

راسب (ناکام) ----- ×

غائب ---------- ۲

کالعدم --------- ×

اس درجہ کے ایک طالبِ علم نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں ۹۵ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

عالمیہ سالِ دوم (درجہ سادسہ) بنین/ مساوی بی اے:

کل شرکاء ------------------ ۳۷۱

ممتاز -------- ۱۹۴

جید جداً (اعلیٰ) --- ۱۶۱

جید (وسطیٰ) ---- ۱۲

مقبول (ادنیٰ) ---------- ۲

ضمنی -------------- ×

راسب (ناکام) -------- ×

غائب ------------- ۱

کالعدم ----------- ×

موقوف ----------- ۱

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں ۹۵ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

عالیہ سالِ اول (درجہ خامسہ) بنین:

کل شرکاء ---------------- ۳۰۹

ممتاز ----------- ۱۳۹

جید جداً (اعلیٰ) ------ ۱۵۲

جید (وسطیٰ) ------ ۱۶

مقبول (ادنیٰ) ------ ۱

ضمنی ---------- ×

راسب (ناکام) ---- ×

غائب --------- ×

کالعدم ---------- ×

موقوف ---------- ۱

اس درجہ کے ایک طالبِ علم نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں تقریباً ۹۴ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

ثانویہ خاصہ سالِ دوم (درجہ رابعہ) بنین/ مساوی ایف اے:

کل شرکاء ------------- ۱۹۸

ممتاز --------- ۱۰۰

جید جداً (اعلیٰ) ـــ ۸۱

جید (وسطیٰ) ــــــ ۱۰

مقبول (ادنیٰ) ــــ ۶

ضمنی ـــــــــــ ×

راسب (ناکام) ـــ ۱

غائب ـــــــــ ×

کالعدم ـــــــــ ×

اس درجہ کے ایک طالبعلم نے صوبائی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ ایک اور طالب علم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

ثانویہ خاصہ سال اول (درجہ ثالثہ) بنین:

کل شرکاء ـــــــــــــــــــــــ ۱۷۶

ممتاز ـــــــــ ۷۴

جید جداً (اعلیٰ) ـــــ ۸۲

جید (وسطیٰ) ـــــــ ۱۲

مقبول (ادنیٰ) ـــــ ۶

ضمنی ـــــــــــ ×

راسب (ناکام) ـــــ ×

غائب ـــــــــ ۲

کالعدم ـــــــــ ×

اس درجہ میں ۸۸ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ) بنین/ مساوی میٹرک:

کل شرکاء ــــــــــــــــــــ ۱۲۷

ممتاز ـــــــــــ ۶۹

جید جداً (اعلیٰ) ---------- ۴۷

جید (وسطیٰ) ------------ ۷

مقبول (ادنیٰ) ---------- ۲

ضمنی ---------------- ×

راسب (ناکام) ---------- ×

غائب ---------------- ۲

کالعدم --------------- ×

اس درجہ کے بھی ایک طالب علم نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں ۹۱ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

متوسطہ سالِ سوم مساوی مڈل:

کل شرکاء ------------------ ۶۶

ممتاز ---------------- ۷

جید جداً (اعلیٰ) ------------ ۳۸

جید (وسطیٰ) ------------ ۴

مقبول (ادنیٰ) ---------- ×

ضمنی ---------------- ۱۴

راسب (ناکام) ---------- ×

غائب ---------------- ۳

کالعدم --------------- ×

اس درجہ میں ۶۸ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درسِ نظامی بنین کا وفاقی نتیجہ ایک نظر میں:

کل شرکاء ---------------- ۲۰۹۱

ممتاز ---------------- ۹۵۲

جید جداً (اعلیٰ) ---------- ۹۸۱

جید (وسطیٰ) ------------ ۹۶

مقبول (ادنیٰ) ----------- ۲۳

ضمنی ----------------- ۱۸

راسب (ناکام) ---------- ۴

غائب ----------------- ۱۴

کالعدم ---------------- ×

موقوف ---------------- ۳

جامعہ دارالعلوم کراچی میں درسِ نظامی (بنین) کے وفاقی امتحانات میں ۲۰۹۱ شرکاء میں سے الحمد للہ تعالیٰ بیانوے (۹۲) فیصد سے زائد طلبہ نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے اور مجموعی طور پر کامیابی کا تناسب اٹھانوے (۹۸) فیصد سے زائد رہا۔ والحمدللہ علی ذٰلک۔

تجوید للعلماء:

کل شرکاء -------------------- ۸

ممتاز ---------------- ۱

جید جداً (اعلیٰ) ----------- ۶

جید (وسطیٰ) ------------ ۱

مقبول (ادنیٰ) ------------ ×

ضمنی ---------------- ×

راسب (ناکام) --------- ×

غائب -------------- ×

کالعدم ------------- ×

الحمدللہ اس درجہ میں ۸۷ فیصد سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔

دراساتِ دینیہ سالِ اول وسال دوم (بنین) کا نتیجہ ایک نظر میں:

مجموعی شرکاء -------------------- ۱۱

ممتاز ـــــــــــــــــــ ×

جید جداً (اعلیٰ) ـــــــــــــــ ٦

جید (وسطیٰ) ـــــــــــــــ ٢

مقبول (ادنیٰ) ـــــــــــــ ٢

ضمنی ـــــــــــــــــ ×

راسب (ناکام) ـــــــــــ ×

غائب ـــــــــــــــ ١

کالعدم ـــــــــــــــ ×

اس درجہ میں تقریباً پچپن فیصد طلبہ نے اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

{مدرسۃ البنات شعبۂ جامعہ دارالعلوم کراچی کے امتحانِ وفاق ۱۴۴۳ھ کے بہترین نتائج}

الحمدللہ تعالیٰ جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ مدرسۃ البنات کے نتائج بھی مجموعی طور پر بہتر رہے۔

جامعہ دارالعلوم کراچی بنات کے نتیجے کی چند خاص باتیں

عالمیہ سال دوم: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ١٤/ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ایک کا تعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے ہے۔ اس درجہ میں تقریباً پچاسی (٨٥) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عالمیہ سال اول: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ٢٦ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ٢ کا تعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں تقریباً چوراسی (٨٤) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عالیہ سال دوم: اس درجہ کی ایک طالبہ نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ جبکہ ایک اور طالبہ نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ٢٩ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ٥ کا تعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں تقریباً چھیانوے (٩٦) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات

میں کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ عالیہ سالِ دوم میں ملکی وصوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات یہ ہیں:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	ح بنت اشتیاق احمد بھکروی	عالیہ سال دوم	۵۶۹	دوم	دوم
۲	ط بنت محمد صابر کراچوی	عالیہ سال دوم	۵۵۷	-	سوم

عالیہ سال اول: اس درجہ میں دو طالبہ نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ ایک اور طالبہ نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۳ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ۹ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں بیانوے (۹۲) فیصد سے زائد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

درجہ عالیہ سالِ اول میں صوبائی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات یہ ہیں:

نمبر شمار	نام مع ولدیت وسکونت	درجہ	حاصل کردہ نمبر	ملکی پوزیشن	صوبائی پوزیشن
۱	م بنت محمد یونس کراچوی	عالیہ سال اول	۵۷۲	-	دوم
۲	ز بنت محمد احسن کراچوی	عالیہ سال اول	۵۷۲	-	دوم
۳	م بنت نوید احمد کراچوی	عالیہ سال اول	۵۶۷	-	سوم

خاصہ سال دوم: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۳۱ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ۱۰ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں ستاسی (۸۷) فیصد سے زائد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خاصہ سال اول: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۲ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ۵ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ اس درجہ میں تقریباً اکیاسی (۸۱) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

دراسات دینیہ سال دوم: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۳۲ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے

بارہ (۱۲) کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں تقریباً پچیاسی (۸۵) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

دراسات دینیہ سال اوّل: اس درجہ کے وفاقی نتیجہ میں ابتدائی ۲۷ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں سے ۲ کا تعلق جامعہ دار العلوم کراچی سے ہے۔ نیز اس درجہ میں تقریباً پچیاسی (۸۵) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

مدرسۃ البنات جامعہ دار العلوم کراچی کے درجات کا اجمالی نتیجہ اور اس کا مختصر جائزہ

عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث) بنات/ مساوی ایم اے:

کل شریک طالبات ---------------------------- ۵۹

ممتاز ------------- ۱۲

جید جداً (اعلیٰ) --------- ۳۸

جید (وسطیٰ) ---------- ۷

مقبول (ادنیٰ) --------- ۱

ضمنی ------------- ×

راسب (ناکام) -------- ×

غائب ------------- ۱

کالعدم ------------- ×

اس درجہ میں تقریباً پچیاسی (۸۵) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عالمیہ سال اول بنات:

کل شریک طالبات ---------------------------- ۵۶

ممتاز ------------- ۸

جید جداً (اعلیٰ) --------- ۳۹

جید (وسطیٰ) ---------- ۵

مقبول (ادنیٰ) --------- ۴

ضمنی ---------- ×

راسب (ناکام) ---- ×

غائب --------- ×

کالعدم -------- ×

اس درجہ میں تقریباً چوراسی (۸۴) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عالیہ سالِ دوم بنات:

کل شریک طالبات ------------- ۴۳

ممتاز -------- ۲۱

جید جداً (اعلیٰ) -- ۲۰

جید (وسطیٰ) ---- ۲

مقبول (ادنیٰ) -- ×

ضمنی -- ×

راسب (ناکام) - ×

غائب ------ ×

کالعدم ----- ×

اس درجہ کی ایک طالبہ نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ پورے پاکستان کی سطح پر بھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ جبکہ ایک اور طالبہ نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
نیز اس درجہ میں تقریباً چھیانوے (۹۶) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عالیہ سالِ اول بنات:

کل شریک طالبات ------------- ۵۱

ممتاز -------- ۲۸

جید جداً (اعلیٰ) --- ۱۹

جید (وسطیٰ) ----- ۲

مقبول (ادنیٰ) --- ۲

ضمنی -------- ×

راسب (ناکام) -- ×

اس درجہ میں دو طالبہ نے صوبائی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ ایک اور طالبہ نے صوبائی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

غائب ________ ×

کالعدم ________ ×

نیز اس درجہ میں بیانوے (۹۲) فیصد سے زائد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خاصہ سال دوم بنات:

کل شریک طالبات ____________ ۴۷

ممتاز ________ ۴۲

جید جداً (اعلیٰ) ____ ۲۱

جید (وسطیٰ) ______ ۲

مقبول (ادنیٰ) _____ ۳

ضمنی __________ ×

راسب (ناکام) ____ ×

غائب __________ ۱

کالعدم __________ ×

موقوف __________ ۳

اس درجہ میں ستاسی (۸۷) فیصد سے زائد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خاصہ سال اول بنات:

کل شریک طالبات __________________ ۶۳

ممتاز ________ ۲۶

جید جداً (اعلیٰ) ____ ۲۵

جید (وسطیٰ) ______ ×

مقبول (ادنیٰ) _____ ۴

ضمنی __________ ۱

اس درجہ میں تقریباً اکیاسی (۸۱) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

راسب (ناکام) ------ ۱

غائب ---------- ۵

کالعدم ----------- ×

موقوف ------------ ۱

درسِ نظامی شعبۂ بنات کا مجموعی نتیجہ ایک نظر میں:

کل شریک طالبات -------------- ۳۴۴

ممتاز ---------- ۱۳۷

جید جداً (اعلیٰ) ------- ۱۶۲

جید (وسطیٰ) --------- ۱۸

مقبول (ادنیٰ) -------- ۱۴

ضمنی --------- ۱

راسب (ناکام) -------- ۱

غائب ----------- ۷

کالعدم ------------ ×

موقوف ------------ ۴

جامعہ دار العلوم کراچی شعبہ مدرسۃ البنات کے مجموعی نتیجہ میں تقریباً ستاسی (۸۷) فیصد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

دراسات دینیہ سال دوم بنات:

کل شریک طالبات ------------- ۵۲

ممتاز -------------- ۲۲

جید جداً (اعلیٰ) --------- ۲۲

جید (وسطیٰ) ----------- ۶

مقبول (ادنیٰ) ــــــــــــــــ ۲

ضمنی ــــــــــــــــــــــ ×

راسب (ناکام) ــــــــــــــ ×

غائب ــــــــــــــــــــــ ×

کالعدم ــــــــــــــــــــ ×

اس درجہ میں تقریباً (۸۵) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

دراسات دینیہ سال اول بنات:

کل شریک طالبات ــــــــــــــــــــــ ۵۲

ممتاز ــــــــــــــــــــــ ۱۶

جید جداً (اعلیٰ) ــــــــــــــ ۲۸

جید (وسطیٰ) ــــــــــــــــ ۱

مقبول (ادنیٰ) ــــــــــــــ ۳

ضمنی ــــــــــــــــــــــ ۱

راسب (ناکام) ــــــــــــــ ×

غائب ــــــــــــــــــــــ ۳

کالعدم ــــــــــــــــــــ ×

اس درجہ میں تقریباً (۸۵) فیصد طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

{جامعہ دارالعلوم کراچی کے تمام وفاقی طلبہ وطالبات کے نتائج ایک نظر میں}

کل شریک طلبہ وطالبات ــــــــــــــــــــ ۲۵۵۸

ممتاز ــــــــــــــــــــــ ۱۱۲۸

جید جداً (اعلیٰ) ــــــــــــــ ۱۲۰۵

جید (وسطیٰ) ــــــــــــــــ ۱۲۴

مقبول (ادنیٰ) ـــــــــــــــــ ۴۴

ضمنی ـــــــــــــــــــــــــ ۲۰

راسب (ناکام) ـــــــــــــــــ ۵

غائب ـــــــــــــــــــــــــ ۲۵

کالعدم ـــــــــــــــــــــــ ×

موقوف ـــــــــــــــــــــــ ۷

الحمد للہ اس امتحان میں اکیانوے (۹۱) فیصد سے زائد طلبہ و طالبات نے ممتاز یا اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔
اور مجموعی طور پر کامیابی کا تناسب تقریباً اٹھانوے (۹۸) فیصد رہا۔
فلِلّٰہ الحمد کلہ و لہ الشکر کلہ۔

{دارالقرآن شعبہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے درجۂ حفظ کا بہترین نتیجہ}

جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ حفظ کے مرکز اور شاخوں نیز ملحقہ مکاتبِ قرآنیہ بنین و بنات کے ۲۵۵ طلبہ وطالبات نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت حفظِ قرآن کریم (مکمل) کا سالانہ امتحان دیا۔ ان میں سے ۱۹۷ طلبہ وطالبات نے ممتاز نمبرات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

نتائج کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

کل شریک طلبہ وطالبات ـــــــــــــــــــــــ ۲۵۵

ممتاز ـــــــــــــــــــــ ۱۹۷

جید جداً (اعلیٰ) ـــــــــــــــ ۳۷

جید (وسطیٰ) ـــــــــــــــــ ۱۴

مقبول (ادنیٰ) ـــــــــــــــ ۱

ضمنی ـــــــــــــــــــــــ ×

راسب (ناکام) ـــــــــــــــ ۲

غائب ـــــــــــــــــــــ ۴

کالعدم ـــــــــــــــــــ ×

الحمدللہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے یہ نتائج جامعہ کے تمام اساتذہ کرام ومعلمات، جملہ طلبہ وطالبات اور جامعہ کے تمام مخلصین، معاونین ومحبین کیلئے حوصلہ افزا، تسلی بخش اور مسرت کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان عمدہ تعلیمی نتائج کو طلبہ وطالبات کے لئے مزید ظاہری وباطنی ترقیات کا ذریعہ بنائیں اور ان سب کو دین کی مقبول اور مخلصانہ خدمات کی خوب توفیق عطا فرمائیں، اور ادارے اور اس کے تمام متعلقین کیلئے صدقہ جاریہ بنا کر سب کو اپنی رضائے کاملہ سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

☆☆☆

مدارس اور اسکول کے اساتذۂ کرام کے لیے دو بہترین کتابیں

- ★ قرآن وحدیث کی روشنی میں اساتذۂ کرام کے لیے ہدایات
- ★ بچوں کی معیاری اور مناسب تربیت کے بہترین راہ نما اصول
- ★ تعلیم وتدریس کے آداب وشرائط
- ★ درس وتدریس کے درمیان پیدا ہونے والے مختلف اشکالات کے تسلی بخش جوابات
- ★ بزرگانِ دین کے نصائح اور ارشادات پر مشتمل

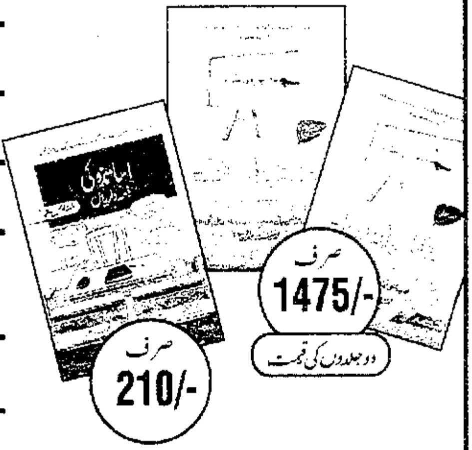

خود بھی مطالعہ کیجیے اور متعلقین کو تحفے میں دے کر کتاب دوست بنائیے۔

+92-322-2583196 +92-321-8566511 +92-309-2228089

Visit us: www.mbi.com.pk maktababaitulilm

جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں وہ جنت میں جائے گا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص نے حلال کھایا سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہے وہ جنت میں داخل ہوگیا (یعنی جنت میں داخل ہونے کا مستحق بن گیا)۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس زمانے میں تو ایسے لوگ بہت ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔(یعنی میرے بعد کے زمانے میں بھی ایسے اچھے لوگ پیدا ہوں گے)(ترمذی)

آپس میں بھائی بھائی بن کے رہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور نہ ہی تم ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب تلاش کرو اور حرص نہ کرو اور حسد نہ کرو اور بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہوجاؤ۔(صحیح مسلم)

شمیم احمد جیولرز

دکان نمبر:10 علی سینٹر، بالمقابل مسلم کمرشل بینک، طارق روڈ، کراچی

فون: 9221-34532167، فیکس 922134537915+

مولانا ڈاکٹر محمد حسان اشرف عثمانی صاحب

آپ کا سوال

قارئین صرف ایسے سوالات ارسال فرمائیں جو عام دلچسپی رکھتے ہوں اور جن کا ہماری زندگی سے تعلق ہو، مشہور اور اختلافی مسائل سے گریز فرمائیں..............(ادارہ)

سوال: میرا نام عبداللہ ہے اور میری عمر تقریباً بیس سال ہے، میں NED یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ایک چھوٹا سا کاروبار کر رہا ہوں میں نے یہ کاروبار کچھ وقت پہلے ہی شروع کیا ہے جس کے کچھ شرعی مسائل میں مجھے ایک پریشانی ہے، لہٰذا آپ سے رابطہ کرنے کا سوچا، میں کار بروکر کا کام کرتا ہوں جس میں مجھے کمیشن ملتا ہے، میں کسی ایک شخص کی گاڑی کسی دوسرے شخص کو بیچتا ہوں لہٰذا مجھے اس خرید کی کچھ رقم بطور میرا حق ملتا ہے، اس کام میں مجھے جس کی گاڑی ہوتی ہے وہ ایک مختص رقم بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کو اتنی رقم دلوادوں اور اوپر جتنا کما سکوں وہ کمالوں، اب میرے کچھ مندرجہ ذیل سوالات ہیں:

۱۔ کیا کار بروکر کا کام حلال اور جائز ہے؟ اگر ہاں تو اس کے شرعی تقاضے کیا ہیں؟

جواب: بروکری کا کام جائز ہے اور اسے حاصل ہونے والی کمائی حلال ہے، لیکن اس میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے:

۱۔ جس کام یا چیز پر اجرت لی جارہی ہو وہ فی نفسہ حلال ہو، حرام یا گناہ نہ ہو۔

۲۔ خرید وفروخت کے معاملہ میں تمام شرعی شرائط کا لحاظ رکھا جائے۔

۳۔ بروکر کسی کو دھوکہ نہ دے، جھوٹ نہ بولے بلکہ سچائی اور امانت ودیانت کے ساتھ معاملہ طے کروائے۔

۴۔ اجرت پہلے سے طے کی جائے، خواہ کوئی متعین رقم طے کر دی جائے یا فیصد کے اعتبار سے اجرت مقرر کر لی جائے اور اس کی ادائیگی میں کسی قسم کے جھگڑے کا احتمال نہ ہو۔

۵۔ جو شرائط معاہدہ میں طے کردی گئی ہیں یا معروف ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ (رد المحتار: ۶: ۶۳)

سوال: کیا میں دونوں طرف سے کمیشن لے سکتا ہوں؟

جواب: اگر بروکر دونوں فریقوں کو ملائے اور خریداری کا معاملہ وہ دونوں خود کریں اور اس نے دونوں فریقوں سے بروکری کا معاہدہ کیا ہو تو اس کے لئے دونوں سے مشروط یا معروف اجرت لینا جائز ہے، لیکن اگر بروکر خود ہی کسی ایک کی طرف سے خرید و فروخت یا اجارہ کا معاملہ کرے تو پھر اس کے لئے دونوں طرف سے کمیشن لینا جائز نہیں ہے، بلکہ جس طرف سے معاملہ کرے گا صرف اس سے پہلے سے طے شدہ کمیشن لینا درست ہوگا۔ (رد المحتار: ۴: ۵۶۰)

سوال: کیا دو یا دو سے زیادہ لوگ ایک گاڑی کو بکواسکتے ہیں، اگر گاڑی بیچنے والا یہ کہے کہ اس کو ایک مخصوص رقم دلوادے اور اوپر ہم لوگ رکھ لیں۔

وضاحت: سائل نے بذریعہ فون بتایا ہے کہ مالک مجھے (بروکر) یہ کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ گاڑی اتنی رقم میں بکوادو، باقی اوپر آپ رکھ لینا، پھر میں دوسرے دوست (بروکر) کو کہتا ہوں، اُس کے پاس خریدار ہوتا ہے تو وہ بکوادیتا ہے، اور بسا اوقات یہ معاملہ کئی بروکرز تک پہنچتا ہے اور مالک کی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت ہوتی ہے، اُسے صرف اپنی گاڑی مخصوص رقم میں بیچنا مقصود ہوتا ہے۔

جواب: بائع کا معاملہ تو کسی ایک ہی دلال سے ہوسکتا ہے، پھر وہ دلال اپنی مدد کے لئے کسی اور کو ساتھ ملالے اور اپنے کمیشن کا کوئی حصہ اسے دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک اس طرح کمیشن طے کرنے کا تعلق ہے کہ مالک کی متعین کردہ رقم سے اوپر فروخت کرنے کی صورت میں اضافی رقم بروکر کا کمیشن ہوگا تو یہ صورت احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں کمیشن کی رقم متعین نہیں ہے، لہٰذا یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ کمیشن کے طور پر کچھ رقم متعین کرلی جائے، خواہ وہ رقم بالکل تھوڑی ہو مثلاً سو روپے، مگر متعین اور طے شدہ ہو اور پھر بطورِ ترغیب بروکر سے کہا جائے کہ جب گاڑی فروخت ہوگی تو اتنی رقم ہمیں دے دینا، اس سے زائد جو ملے وہ ہماری طرف سے تمہارے لئے ہدیہ یا انعام ہوگا۔

تاہم اگر کسی نے سوال میں مذکورہ معاملہ کرلیا تو چونکہ یہ بعض فقہاء کرام مثلاً امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے، لہٰذا اس کے نفع کو ناجائز نہیں کہا جائے گا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ۱۲: ۹۳)

☆☆☆

نوافل پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اس کے اس دن کے کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرمانبرداروں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنادیتے ہیں۔ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمادیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

اسٹینڈرڈ کلرز اینڈ کیمیکلز کارپوریشن
S-55 سائٹ، ہاکس بے روڈ، کراچی
فون نمبر: 021-32360055,56,57
UAN-11-11-PAINT

اذان کے جواب دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اذان کہنے والے ہم سے اجروثواب میں بڑھے ہوئے ہیں (کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ ہمیں بھی اذان دینے والی فضیلت مل جائے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہی کلمات کہا کرو جو موذن کہتے ہیں پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو دعا مانگو (جو مانگو گے) وہ دیا جائے گا۔ (أبوداؤد)

Vital Group of Companies

Head office

Eastern Product Pvt Limited

Plot no.50&56, vital office

Dist. Bahawalnagar.Pakistan

UAN: +92 63 111 037 037

FAX: +92 63 2253426

EMAIL: info@vitaltea.com.pk

WEB : www.vitaltea.com.pk

مولانا راحت علی ہاشمی صاحب

جامعہ دارالعلوم کراچی کے شب و روز

سالانہ نتائج کا اعلان

جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ درس نظامی و درجات تخصص اور شعبہ دارالقرآن کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان ہوگیا ہے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت جن درجات کا امتحان ہوتا ہے بفضلہ تعالیٰ اس میں جامعہ دارالعلوم کراچی کو ۴ ملکی پوزیشنیں اور بارہ صوبائی پوزیشنیں حاصل ہوئیں اور بحمدہ تعالیٰ شرکاء امتحان کی تقریباً نصف تعداد ممتاز درجہ میں کامیاب ہوئی ہے۔ جس کی تفصیلات شامل اشاعت ہیں، اللہ تعالیٰ جامعہ کے اکابر کی برکات جاری و ساری رکھیں اور اساتذہ وطلبہ کو حسن نیت اور محنت کے جذبات سے مالا مال رکھیں اور ان تمام کاوشوں کو قبول فرمائیں اور دین متین کی حفاظت اور اشاعت کا ذریعہ بنائیں اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازیں۔ آمین۔

جدید داخلہ کارروائی کے لئے مشاورت

حسب ہدایت رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم، نئے تعلیمی سال کے داخلوں کے لئے اساتذہ جامعہ دارالعلوم کراچی کی مجلس مشاورت ۲۱ رشعبان المعظم ۱۴۴۵ھ کو منعقد ہوئی جس میں بعض اہم معاملات میں غور وفکر کے بعد مناسب حال تجاویز طے پائیں جو نائب صدر جامعہ حضرت مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور نائب صدر جامعہ حضرت مولانا محمد عمران اشرف عثمانی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی تائید کے ساتھ صدر جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں برائے فیصلہ پیش کی گئیں، حضرت والا مدظلہم نے ملاحظہ فرما کر ان کی منظوری عنایت فرمادی، ان شاء اللہ تعالیٰ تعلیمی سال ۴۶۔۱۴۴۵ھ کی داخلہ کارروائی اسی کی روشنی میں انجام دی جائے گی۔

آن لائن داخلہ کارروائی

سال گذشتہ جدید طلبہ کے داخلے آن لائن کئے جانے کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا جو خواہش مند طلبہ کے لئے سہولت کا باعث بنا چنانچہ نئے تعلیمی سال کے جدید داخلوں کا سلسلہ اس سال بھی آن لائن ہو رہا ہے، سال گذشتہ کے تجربہ کے بعد طے کیا گیا ہے کہ اس سال ہر امیدوار داخلہ کے لئے آن لائن فارم داخلہ پُر کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر امتحان داخلہ میں اس کی شرکت نہ ہو سکے گی۔

یوم پاکستان پر خصوصی دعا

رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی ہدایت پر بروز ہفتہ ۱۱ / رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ کو یوم پاکستان ۲۳ / مارچ کے حوالہ سے بعد نماز فجر تا اشراق تلاوت واذکار کا اہتمام کیا گیا جس کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم نے وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سلامتی، سیاسی وسماجی اور معاشی بحرانوں سے نجات اور حکومت صالحہ عادلہ نصیب ہوجانے کے لئے دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ملک وملت میں دینی ترقی واستحکام پیدا فرمادیں۔ آمین۔

اس موقع پر دارالقرآن اور حراء فاؤنڈیشن اسکول میں تقریبات منعقد کی گئیں جن میں طلبہ نے مختلف سرگرمیاں پیش کیں بعد ازاں نونہالان وطن کو نظریۂ پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ ہماری نئی نسل کو اپنے ملک کو دینی بنیادوں پر استوار کرنے کا جذبہ اور سلیقہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

عشرہ اخیرہ کی سرگرمیاں

رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں جامعہ دارالعلوم کی مسجد میں ایک بڑی تعداد معتکفین کی ہوا کرتی ہے۔ ان کی رعایت سے بعد نماز فجر درس قرآن، بعد نماز ظہر اصلاحی بیان اور بعد نماز عشاء تربیتی مجلس کا نظم رہتا ہے، ان شاء اللہ یہ سارے معمولات رمضان کے آنے والے عشرہ اخیرہ میں جاری رہیں گے۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم کی نگرانی اور رہنمائی میں معتکفین کے لئے انتظامات کا سلسلہ جاری ہے۔

اصلاحی مجلس

رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی رمضان المبارک میں یومیہ اصلاحی مجلس کا سلسلہ سہ پہر میں قبل نماز عصر جاری ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا مدظلہم کے فیوض وبرکات سے زیادہ سے

زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرت والا کا سایہ تادیر سلامت رکھیں۔ آمین۔

دعائے مغفرت

جامعہ دارالعلوم کے شعبہ دارالقرآن کے استاذ جناب قاری بہادر خان صاحب کے بڑے بھائی عرفان شاہ کا ۲۶؍شعبان کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی مولانا قاری محمد اسحٰق صاحب کے ماموں جناب جمعہ خان صاحب کا ۲۸؍شعبان کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ناچیز کے پھوپی زاد بھائی جناب منہاج الحق صدیقی صاحب ۱۵؍رمضان المبارک کو انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مرحومین کی کامل مغفرت فرمائیں اور درجات عالیہ سے نوازیں، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے مالا مال فرمائیں۔ آمین۔ قارئین سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

☆☆☆

زیر سرپرستی

مفتی محمود الحسن مسعودی صاحب

مفتی محمد حسن صاحب

NAAFAY

ایک سالہ شرعی مُشیر تربیتی پروگرام

Shariah Advisor Development Program

ملکی و بین الاقوامی سطح پر تجارت و معاملات کے میدان میں احیاء دین کیلیے مفتیان کرام کو تیار کرنا

خصوصیات

- کمپنی پروجیکٹس اور انٹرویوز میں شرکت
- شریعہ ڈیپارٹمنٹ انٹرنشپ
- کاروباری معاملات کا فقہی تجزیہ وتمرین
- ماہرین کے فقہی دروس اور فنی لیکچرز
- رہائش، طعام اور ماہانہ وظیفہ (10 تا 15 ہزار)

نافع کی کارکردگی

2008 تا 2024

- 175 اداروں کا شرعی جائزہ
- 12 شریعہ ڈیپارٹمنٹس کا قیام
- 4000 سے زائد معاملات پر فتاویٰ
- 55 مفتیان کرام کی ٹریننگ وتشکیل

○ کاروباری اداروں کے شریعہ ڈیپارٹمنٹس ○ رفاہی اداروں کے شعبہ زکوۃ

○ دارالافتاء کے شعبہ معاملات ○ نافع جیسے دیگر ادارے

اہلیت

- مستند دارالافتاء سے تخصص
- انگریزی زبان سے مناسبت

طریقہ انتخاب

1. درخواست
2. امتحان (فقہ، انگریزی)
3. انٹرویو

پروگرام

دورانیہ: کل وقتی (روزانہ 12 گھنٹے)

مقام: گلبرگ، لاہور

درخواست فارم: رابطہ نمبر 0322-4456244 آخری تاریخ 5 شوال 1445

CERAAT

+92 322 4456244 naafay.ceraat@gmail.com naafay.org Naafay.ShariahConsultants

ابو معاذ

نقد و تبصرہ

تبصرے کے لیے ہر کتاب کے دو نسخے ارسال فرمایئے

تبصرہ نگار کا مؤلف کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

نام کتاب .... مسائل جرگہ

نام مؤلف .... ابوالفاتح لئیق احمد قاضی

ضخامت .... ۳۴۳ صفحات، مناسب طباعت۔ قیمت: درج نہیں

ناشر .... محمود برادرز پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی 0302-5013341

حدیث کی کتابوں میں "تحکیم" سے متعلق احادیث موجود ہیں، فقہ کی کتابوں میں تو "باب التحکیم" کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا گیا ہے جس میں "حکم" اور "ثالث" کا دائرہ عمل، حدود و قیود اور شرائط پر مفصل کلام موجود ہے۔

اردو میں اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب ہمارے علم میں نہیں تھی، زیر نظر کتاب شاید اس بارے میں پہلی مفصل کاوش ہے جس میں موضوع سے متعلق تمام مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آج کل چونکہ عدالت کے بجائے "جرگہ" کی طرف رجوع کا رجحان بڑھ رہا ہے اس لئے اس دور میں اس کتاب کا منظر عام پر آنا بہت مفید ہے، کتاب میں اپنی بساط کی حد تک جہاں فقہی مباحث باحوالہ اور سلیس انداز میں درج کئے گئے ہیں وہیں عصر حاضر کے مروجہ جرگوں اور کونسل نظام کا جائزہ لینے کے لئے متعلقہ افراد اور افسران کے براہ راست انٹرویوز اور بیانات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

اس لحاظ سے اس موضوع پر یہ خاصی جامع کتاب تیار ہوگئی ہے، اہل فتویٰ کے علاوہ جو حضرات جرگہ کے نظام سے وابستہ ہیں ان کے لئے اس کا مطالعہ مفید اور ضروری ہے۔

(ابومعاذ)

نام کتاب ....سلگتے ریگزار

نام مؤلف ....مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ضخامت .... ۵۴ صفحات، مناسب طباعت ۔ قیمت: درج نہیں

ناشر ...... جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ 0300-9458876

نیجر ایک افریقی ملک ہے، اغادیس اس کا ایک شہر ہے ۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ نے ۲۰۰۷ء میں دیگر علماء کرام کے ایک وفد کے ساتھ یہاں کا دورہ کیا تھا ۔ زیر نظر رسالے میں اس سفر کی روداد اور اغادیس کے حالات بیان کئے گئے ہیں، ضمناً اور بھی قابل ذکر باتیں درج کی گئی ہیں، قارئین کے لئے اس سفرنامے کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے ۔ (ابومعاذ)

نام کتاب ....عورت کی حکمرانی

ازقلم ....مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ضخامت .... ۳۲ صفحات، مناسب طباعت ۔ قیمت: درج نہیں

ناشر......جامعہ مفتوحہ للمسلمات ابراہیم اسٹریٹ اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور0323-8809693

اس مختصر سے کتابچہ میں قرآن کریم کی آیات اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کی حکمرانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جس قوم نے اپنی زمام کار اور عنان حکومت کسی عورت کے سپرد کی آخر کار اُسے ناکامی ونامرادی کا سامنا کرنا پڑا ۔ فریق مخالف کے دلائل کا بھی جواب دیا گیا ہے ۔ موضوع سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے اس کتابچے کا مطالعہ ان شاء اللہ فائدہ مند ثابت ہوگا ۔ (ابومعاذ)

☆☆☆